بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اسلامیات

جماعت پنجم

یکساں قومی نصاب 2020ء کے مطابق

ایک قوم، ایک نصاب

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2020ء کے مطابق تیار کردہ اور قومی نظرثانی کمیٹی کی منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

منظور شدہ متحدہ علما بورڈ، پنجاب، لاہور [بمطابق مراسلہ نمبر: ایم یو بی (پی سی ٹی بی/4/ درسی کتب) 880/2021 مورخہ 15-02-2022]

تمام مکاتبِ فکر کے علمائے کرام پر مشتمل، اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان (ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت (MoFE&PT)، اسلام آباد نے مورخہ 20 اپریل 2017ء کو بمطابق مراسلہ نمبر 3(8)/2015/E-III نوٹی فائی کیا۔ اس کمیٹی نے ''دی علم فاؤنڈیشن، کراچی'' کے مرتب کردہ قرآنِ مجید کے ترجمے پر مکمل اتفاق کیا، جسے اس درسی کتاب میں استعمال کیا گیا ہے۔

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
	بابِ اوّل۔ قرآن مجید و حدیثِ نبوی ﷺ	
الف	حفظِ قرآن مجید	1
ب	حفظ و ترجمہ	4
ج	حدیثِ نبوی ﷺ	7
د	دعائیں (زبانی)	9
	بابِ دوم۔ ایمانیات و عبادات	
	الف: ایمانیات	
1	آخرت	11
2	ختمِ نبوت اور اطاعتِ رسول ﷺ	14
	ب: عبادات	
1	زکوٰۃ	18
2	جمعۃ المبارک کی فضیلت	21
3	عیدین	25
	بابِ سوم۔ سیرتِ طیبہ ﷺ	
1	معراج النبی ﷺ	28
2	بیعتِ عقبہ اُولیٰ و ثانیہ	33
3	ہجرتِ مدینہ	36
4	مواخاتِ مدینہ	39
5	مسجدِ نبوی ﷺ	42
6	میثاقِ مدینہ	45
7	غزواتِ نبوی ﷺ	48
	بابِ چہارم۔ اخلاق و آداب	
1	رواداری	53
2	عفو و درگزر اور رحم دلی	56
3	کفایت شعاری	59
	بابِ پنجم۔ حسنِ معاملات و معاشرت	
1	ایفائے عہد	62
2	اسلامی اخوت	65
3	چغل خوری	68
	بابِ ششم۔ ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام	
1	حضرت داؤد علیہ السلام	71
2	حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام	74
3	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	77
4	صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم	81
	بابِ ہفتم۔ اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے	
1	حادثات سے بچنے کی تدابیر	84
2	پودوں اور درختوں کی اہمیت	88
	فرہنگ	91

زیرِ نگرانی: محمد رفیق طاہر، جوائنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر، قومی نصاب کونسل، وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

فوکل پرسن پنجاب برائے یکساں قومی نصاب: عامر ریاض، ڈائریکٹر (کریکولم)، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

مصنّفین: سیّدہ میمونہ اعجاز، سلمٰی جبین

اراکین قومی جائزہ کمیٹی

ڈاکٹر فخر الزمان (پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور)
شہزادہ نعیم بابر (ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم، کوئٹہ)
شبانہ شاہین (نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ، خیبر پختونخوا)
عبدالعزیز (محکمہ تعلیم، گلگت بلتستان)
شائستہ خاتون (فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد)
عظمیٰ حمید (فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد)
ڈاکٹر سلمان شاہد (فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد)
ایمن شریف (وفاقی تعلیمی ادارہ جات، کینٹ اینڈ گیریژن، راولپنڈی کینٹ)

ڈیسک آفیسر: منصورہ ابراہیم (قومی نصاب کونسل) **تکنیکی معاونت:** نگہت لون، اسفند یار خان، سرفراز احمد

ڈائریکٹر (مسوّدات): محترمہ فریدہ صادق **نگران:** ڈاکٹر فخر الزمان **ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس):** سیّدہ انجم واصف

کمپوزر: جنید احمد **ڈیزائنرز:** بشارت احمد، شہباز جبّار، محمد اعظم

تجرباتی ایڈیشن

ناشر: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور **مطبع:** اسحاق الفتح پرنٹرز، لاہور

تاریخ اشاعت	TOTAL	LNFBE	Literacy (TSKL)	Special Education	MLWC	PEIMA	PEF	PMIU
2022								

قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(الف) حفظِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سبق میں دی گئی سورتیں درست تلفظ اور روانی کے ساتھ حفظ کر سکیں۔
- ان سورتوں کو نماز اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔
- آیۃُ الکُرسیّ کی اہمیت و فضیلت جان سکیں۔

قرآن مجید کو حفظ کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ آئیں چند سورتیں اور آیۃ الکرسی پڑھیں اور زبانی یاد کریں۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ
فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

مزید جانیے!

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو، اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کرے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، حدیث: 1874)

سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ ﴿۲﴾ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ
هٰذَا الْبَیْتِ ﴿۳﴾ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

فرمانِ مصطفٰی خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

جب تم رات کو اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، پھر صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ تمھاری حفاظت پر مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمھارے پاس بھی نہ آسکے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، حدیث: 3275)

آیَةُ الْکُرْسِیِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت: 255)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

آیۃ الکرسی قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ اسے پڑھنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتا ہے اور شیطان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا، اُسے جنّت سے کوئی چیز روکنے والی نہیں ہے، سوائے موت کے۔

(سنن نسائی الکبریٰ، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، حدیث:9848)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اسکول میں منعقد ہونے والے مقابلۂ حُسن قراءت میں حصہ لیں۔
- درج ذیل سورتوں کے بارے میں معلومات مکمل کریں۔

سورت کا نام	مکی/مدنی سورت	پارہ نمبر	سورت نمبر	آیات کی تعداد
سُوْرَةُ الْبَقَرَة				
سُوْرَةُ الْفِيْل				
سُوْرَةُ قُرَيْش				

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اصحاب الفیل کا واقعہ تفصیل سے سنائیں۔
- طلبہ کو ہدایت دیں کہ قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کریں۔ قرآن مجید کی چھوٹی سورتوں کو حفظ کریں اور نماز میں پڑھیں۔ نیز ہر فرض نماز ادا کرنے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھیں۔

(ب) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ، اَلتَّحِیَّاتُ، درود ابراہیمی اور دعائے قنوت مع ترجمہ حفظ کر سکیں۔
- سبق میں شامل سورت اور مسنون دعاؤں کو یاد کر سکیں، ان کے معنی و مفہوم کو جان سکیں اور ان دعاؤں کو اپنی روز مرہ زندگی، بالخصوص نماز میں پڑھ سکیں۔

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ② الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ③ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ④

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ⑤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ⑦

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ جو بدلہ کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ نہ (وہ) جن پر غضب ہوا اور نہ (وہ) جو گمراہ ہوئے۔

دعائے قنوت

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وتر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ (سنن ابو داؤد، حدیث: 1427)

مزید جانیے!

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ ایک دعا ہے۔ اس کے مزید نام بھی ہیں:

- اُمُّ الکتاب
- اُمُّ القرآن
- سُوْرَۃُ الْحَمْد
- سبع مثانی

اَلتَّحِیَّاتُ

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اس (اللہ) کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

درود ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ترجمہ: اے اللہ! رحمتیں نازل فرما (حضرت) محمد (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر اور (حضرت) محمد (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی آل پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل فرمائیں، (حضرت) ابراہیم (علیہ السّلام) پر اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السّلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! برکتیں نازل فرما (حضرت) محمد (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر اور (حضرت) محمد (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی آل پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں، (حضرت) ابراہیم (علیہ السّلام) پر اور ابراہیم (علیہ السّلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دُعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (سورۃ ابراہیم، آیت: 40-41)

اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی اے ہمارے ربّ! اور میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے ربّ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دیجیے اور سب ایمان والوں کو بھی جس دن حساب قائم ہو گا۔

سُنّتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا کو کثرت سے پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب الدّعوات، حدیث: 6389)

دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت: 201)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اپنے والدین کی مدد سے دعائے قنوت مع ترجمہ زبانی یاد کریں۔
- چارٹ پر اَلتَّحِیَّاتُ، درودِ ابراہیمی اور سبق میں شامل دونوں دعاؤں کو مع ترجمہ خوش خط لکھیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- کمرا جماعت میں ناظرہ اور حفظ کے الگ الگ مقابلے منعقد کریں۔ اچھی قراءت کرنے پر طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔
- سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ، اَلتَّحِیَّاتُ، درود ابراہیمی اور دعاؤں کو مع ترجمہ درست تلفّظ اور قواعدِ تجوید کے مطابق پڑھانے اور یاد کروانے کا اہتمام کریں اور دعائے قنوت زبانی سنیں۔

(ج) حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- چھے مختصر صحیح احادیث سمجھ سکیں۔
- ان احادیث کو سمجھ کر روز مرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

یاد رکھیں!

جو حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہو اسے متفق علیہ کہتے ہیں۔

1

إِذَا لَمْ تَسْتَحِيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

ترجمہ: جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب:6120)

2

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں بن سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان: 13)

3

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی (پیدا) نہ ہوگا۔ (جامع ترمذی، کتاب الفتن، حدیث: 2219)

4

مَنۡ غَشَّ فَلَيۡسَ مِنِّي

ترجمہ: جو دھوکا دہی کرے گا وہ مجھ سے (تعلق رکھنے والا) نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث: 284)

5

لَا يَدۡخُلُ الۡجَنَّةَ قَاطِعٌ

ترجمہ: رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث: 2556)

6

مَنۡ يُّحۡرَمُ الرِّفۡقَ يُحۡرَمُ الۡخَيۡرَ كُلَّهُ

ترجمہ: جو شخص نرمی سے محروم رہا، وہ ساری بھلائی سے محروم رہا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، حدیث: 2592)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- عقیدۂ ختمِ نبوّت کے بارے آیتِ کریمہ پر مشتمل چارٹ کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- طلبہ سبق میں دی گئیں احادیثِ مبارکہ کو یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حدیث مبارک کی اہمیت بتائیں۔ سبق میں دی گئی احادیث مبارکہ کو درست تلفّظ سے مع ترجمہ یاد کروائیں اور مفہوم واضح کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ احادیث مبارکہ کو مع ترجمہ درست تلفّظ سے یاد کریں، روزانہ ان کو پڑھنے کا معمول بنائیں اور ان کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔
- حدیث کی تعریف کرتے ہوئے طلبہ کو قول، فعل اور تقریر کا فرق بتائیں، انھیں بتائیں کہ یہاں تقریر کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کوئی کام ہوا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس سے منع نہ فرمایا۔

(د) دُعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سفر، گھر میں داخل ہوتے وقت اور گھر سے نکلتے وقت کی دعا یاد کر سکیں۔
- ان دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی ضرورت اور حاجت کے لیے اسی سے دعا کریں۔ ارشادِ ربّانی ہے:

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۙ

ترجمہ: میں (ہر) دعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھ سے دُعا کرے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت: 186)

سفر کی دُعا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ﴿۱۳﴾
وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

(سورۃ الزخرف، آیت: 13-14)

ترجمہ: وہ (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ، وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ،
بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ
رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا (سنن ابو داؤد، کتاب الادب، حدیث: 5096)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب پر ہم نے بھروسا کیا۔

فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

جو شخص گھر سے نکلتے وقت کی دُعا مانگے، تو اس سے کہا جائے گا: تمھاری کفایت کردی گئی، اور تم (دشمن کے شر سے) بچا لیے گئے، اور شیطان تم سے دور ہو گیا۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3426)

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (سنن ابو داؤد، کتاب الادب، حدیث: 5095)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسا کیا اور گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

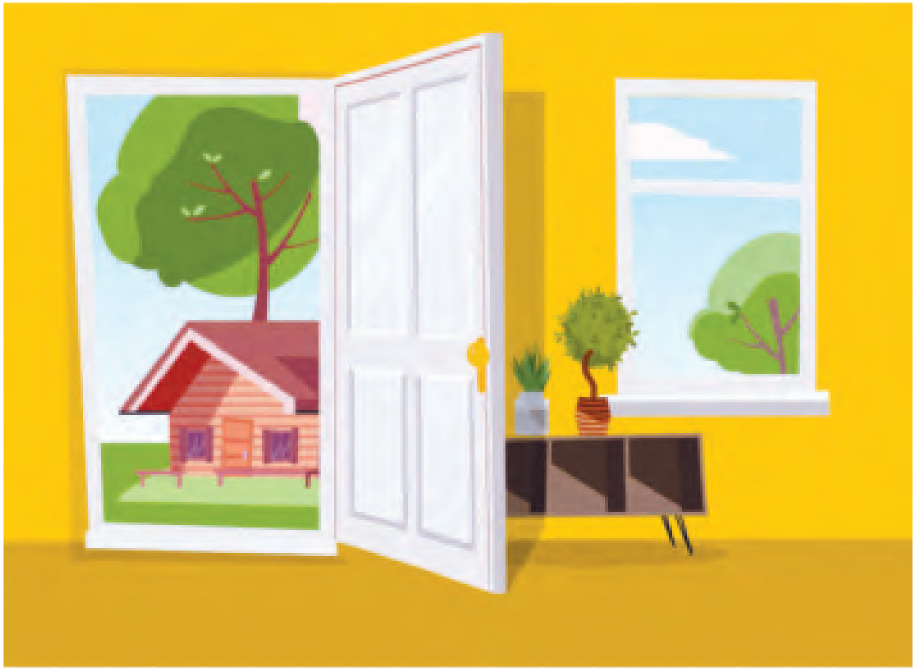

سرگرمیاں برائے طلبہ

- دعاؤں کو یاد کریں اور کمرا جماعت میں ایک دوسرے کو سنائیں۔
- دعا مانگنے کے آداب پر اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے بات چیت کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو سبق میں دی گئی دعاؤں کو درست تلفظ سے یاد کروائیں۔
- طلبہ کو ہدایت دیں کہ ان دعاؤں کو اپنی عملی زندگی میں شامل کریں۔

باب دوم

ایمانیات وعبادات

الف: ایمانیات

(1) آخرت

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسُنَّت کی روشنی میں:

- عقیدۂ آخرت کے معنیٰ ومفہوم کو سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ آخرت کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرسکیں۔
- آخرت اور قیامت کے تصور کو سمجھ کر دنیا اور آخرت کا باہمی تعلق سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ آخرت کے اثرات سے آگاہی حاصل کرسکیں۔
- آخرت میں جواب دہی کا احساس اپناتے ہوئے نیک عمل کرنے کی طرف راغب ہوسکیں۔

دینِ اسلام میں جن باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اُن میں سے ایک آخرت ہے۔ آخرت کا مطلب ہے کہ اس بات پر یقین رکھا جائے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور یہ زندگی ایک دن ختم ہو جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ایک جگہ جمع کرے گا۔ اس دن ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

مزید جانیے!

قرآن مجید میں آخرت کے اور بھی نام ہیں جیسے:

- یوم القیامۃ
- یوم الحاقۃ
- یوم الحساب
- یوم الدین

اُن کے اچھے، بُرے کاموں کے بارے میں پوچھے گا۔ جس کے اچھے عمل زیادہ ہوں گے اُس دن اللہ تعالیٰ اُسے انعام دے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ جہاں اسے ہر طرح کی نعمتیں میسر ہوں گی۔ اور جس کے بُرے عمل زیادہ ہوں گے اُسے سزا ملے گی اور جہنم میں ڈالا جائے گا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: تو جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرّہ برابر بُرائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔
(سورۃ الزلزال، آیت: 7-8)

عقیدۂ آخرت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید میں ایمان لانے والوں کے بارے میں ارشاد ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ، آیت: 4)

دنیا کی مختصر اور آخرت کی ابدی زندگی کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو جس طرح اجنبی یا راہ چلتا مسافر۔ (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، حدیث: 6416)

دنیا عمل کی جگہ اور آخرت بدلے کی جگہ ہے۔ انسان کو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اور اسے آخرت میں اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے۔ جو لوگ دنیا میں نیک عمل کریں گے وہ آخرت کی زندگی میں کامیاب ہوں گے اور جو لوگ دنیا میں بُرے عمل کرتے ہیں، وہ ناکام ہوں گے۔

عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

- انسان کے اندر نیک کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- انسان جھوٹ بولنے اور دیگر بُرائیوں سے رک جاتا ہے۔
- انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ جاتا ہے۔
- عقیدۂ آخرت پر یقین سے انسان میں اَچھّے اَخلاق پیدا ہوتے ہیں۔
- عقیدۂ آخرت پر یقین سے انسان میں جواب دہی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ ذمّہ دار انسان بن جاتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم دنیا کی زندگی دینِ اسلام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا ہے اُن پر عمل کریں اور جن کاموں سے روکا ہے اُن سے رک جائیں۔

ہمیں چاہیے کہ جھوٹ اور دوسرے بُرے کاموں سے اجتناب کریں، ماں باپ کا کہنا مانیں، دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کریں، تاکہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے اور ہمیں معاف کر دے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ یہ دنیا ہے:

الف۔ بے مقصد جگہ　ب۔ عارضی جگہ　ج۔ مستقل جگہ　د۔ کھیل کود کی جگہ

ب۔ نیک لوگوں کو انعام میں ملے گی:

الف۔ جنّت　ب۔ زمین　ج۔ جائیداد　د۔ گاڑی

ج۔ انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے:

الف۔ کھیل کود کے لیے　ب۔ عیش و عشرت کے لیے　ج۔ آزمائش کے لیے　د۔ کھانے پینے کے لیے

د۔ حدیث مبارک کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرو:

الف۔ مسافر کی طرح　ب۔ فقیر کی طرح　ج۔ رئیس کی طرح　د۔ بادشاہ کی طرح

ہ۔ آخرت پہ یقین رکھتے ہیں:

الف۔ منافق　ب۔ کافر　ج۔ مشرک　د۔ مومن

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص ____________ نہیں ہو سکتا۔

ب۔ آخرت کی زندگی ____________ ہے۔

ج۔ دنیا عمل کی جگہ اور آخرت ________ کی جگہ ہے۔

د۔ نیک لوگوں کو جنت میں ہر طرح کی ________ میسر ہوں گی۔

ہ۔ آخرت پر ایمان رکھنے سے انسان کی زندگی ________ ہو جاتی ہے۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ آخرت پر ایمان رکھنے کا کیا مطلب ہے؟

ب۔ حدیث مبارک کی روشنی میں دنیا کی حقیقت کیا ہے؟

ج۔ قرآن مجید میں موجود آخرت کے کوئی سے تین نام لکھیں۔

د۔ آخرت میں کامیابی کا انحصار کس بات پر ہے؟

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آخرت کی اہمیت واضح کریں۔

ب۔ عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

الف۔ کمرا جماعت میں ”دنیا اور آخرت کی زندگی کا فرق“ کے موضوع پر ساتھیوں سے بات چیت کریں۔

ب۔ آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ دی ہوئی مثال کے مطابق جدول مکمل کریں۔

کون سے کام کرنے چاہئیں	کن کاموں سے گریز کرنا چاہیے
	جھوٹ بولنا

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو عقیدۂ آخرت کی اہمیت اور اعمال کی جواب دہی کے تصور کی وضاحت کریں۔
- طلبہ پر جزا اور سزا کا تصور مثالوں کے ذریعے واضح کریں۔

(2) ختمِ نبوت اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- عقیدہ ختمِ نبوت کے معنیٰ ومفہوم اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ہمیشہ کے لیے آخری نبی اور رسول جانتے اور مانتے ہوئے یہ سمجھ لیں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں ہوگا۔
- اطاعتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور سنتِ نبوی کے مفہوم سے واقف ہو جائیں۔
- اللہ تعالیٰ کے احکام کی عملی صورت کو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ کی مثالوں سے سمجھ سکیں۔
- سنتِ نبوی کی اہمیت اور شرعی حیثیت کو جان سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے نبی اور رسول بھیجے۔ سب انبیاء کرام علیھم السّلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا درس دیا۔ سب سے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اسی لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خاتم النّبیّٖن ہیں۔ جو شخص آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد رسالت یا نبوت کا دعویٰ کرے گا، وہ جھوٹا اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اسی کو عقیدۂ ختمِ نبوت کہتے ہیں۔

> **مزید جانیے!**
>
> نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
> میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔
> (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، حدیث: 4290)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۠ (سورۃ الاحزاب، آیت: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِيّٖن ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خَاتَمُ النَّبِيّٖن ہوں۔ (صحیح مسلم: 5961)

نبی اکرم خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم نبی آخر الزمان ہیں۔ آپ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم پر آخری کتاب قرآن مجید نازل کی گئی۔ آپ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی سیرتِ طیّبہ قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنّت کو محفوظ فرمایا۔ اب قیامت تک کسی اور نبی یا رسول کی ضرورت نہیں۔ آپ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم پر دینِ اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور آپ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی اطاعت ہے۔

اطاعتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اطاعتِ رسول صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم سے مراد نبی کریم خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے احکام کی پیروی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (سورۃ النساء، آیت:80)

ترجمہ: جس نے رسول (خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) کی اطاعت کی تو یقیناً اُسی نے اللہ کی اطاعت کی۔

قرآن مجید کی ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا چاہتا ہے اس کے لیے آپ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی پیروی ناگزیر ہے یعنی آپ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم نے جن کاموں کا حکم دیا ہے، ان پر عمل کرے اور جن جن کاموں سے منع کیا ہے، ان سے رک جائے۔ قرآن مجید میں نبی اکرم خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے اسوہ کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

> **فرمانِ الٰہی!**
>
> اور جو کچھ رسول (خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) تمھیں عطا فرمائیں تو اُسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اُس سے) رُک جاؤ۔
>
> (سورۃ الحشر، آیت:7)

یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت:21)

سنّتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت

سنّت کے معنی طریقے کے ہیں۔ سنّتِ نبوی سے مراد نبی اکرم خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کا زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔

آپ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم نے اپنی زندگی میں کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، گفتگو کرنے، لین دین اور عبادت میں جو طریقہ اختیار کیا ہے، وہ سُنّت میں شامل ہے۔ دین میں سنّت کی بنیادی حیثیت ہے اور یہ اسلامی شریعت کا اہم ماخذ ہے۔ سُنّت کو جانے بغیر قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ جیسے کہ قرآن مجید میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور جہاد کی فرضیت کا ذکر ہے، لیکن ان کی تفصیل اور طریقہ سُنّت نبوی سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے رسول اکرم خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے اسوۂ حسنہ کو تمام اہل ایمان کے لیے نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ ہمیں عملی زندگی میں نبی اکرم خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی اطاعت وفرماں برداری کرنی چاہیے۔ ہر کام کی انجام دہی میں سُنّتِ نبوی سے راہ نمائی لینی چاہیے تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل ہو۔

> **فرمانِ مُصطفیٰ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم**
>
> جس نے میری سُنّت سے اعراض کیا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔
>
> (جامع ترمذی، کتاب النکاح حدیث:5063)

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ا۔ قرآن مجید میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کہا گیا ہے:

الف۔ خاتم النّبیّٖن ب۔ حبیب اللہ ج۔ خلیل اللہ د۔ خلیفۃ الارض

ب۔ حدیث مبارک کے مطابق نبوّت کو مانند قرار دیا ہے:

الف۔ مکان کے ب۔ درخت کے ج۔ پل کے د۔ دروازہ کے

ج۔ سنّت کے لفظی معنیٰ ہیں:

الف۔ پیروی ب۔ محبت ج۔ اطاعت د۔ طریقہ

د۔ ختمِ نبوّت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان موجود ہے:

الف۔ سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ میں ب۔ سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرَانَ میں

ج۔ سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَابِ میں د۔ سُوۡرَۃُ الۡقَلَمِ میں

ہ۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:

الف۔ توراتِ مقدس ب۔ زبورِ مقدس ج۔ انجیلِ مقدس د۔ قرآن مجید

مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اطاعت کے لفظی معنیٰ ______ کے ہیں۔

ب۔ نجات اور کامیابی کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ______ ضروری ہے۔

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کسی ______ کی ضرورت نہیں ہے۔

د۔ زندگی کے تمام معاملات میں ______ سنّتِ نبوی سے ملتی ہے۔

ہ۔ سیرتِ مبارک ______ کی عملی تفسیر ہے۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ عقیدۂ ختمِ نبوّت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ سُنَّتِ نبوی کا مفہوم بیان کریں۔

ج۔ اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے؟

د۔ سُنَّتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کیوں ضروری ہے؟

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ قرآن وسنّت کی روشنی میں عقیدۂ ختمِ نبوّت کا مفہوم اور اہمیت بیان کریں۔

ب۔ سُنَّتِ نبوی عبادات اور معاملات میں ہماری کس طرح رہنمائی کرتی ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- عقیدۂ ختمِ نبوت سے متعلق ایک آیت اور حدیث چارٹ پر تحریر کریں۔
- اپنا جائزہ لیں کہ آپ اپنے روزمرّہ معاملات میں کون کون سی سُنَّت پر عمل کرتے ہیں؟ ایک فہرست تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اتباعِ سنّت اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔
- طلبہ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دیگر سنّتوں کے بارے میں آگاہ کریں اور سنّت کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی تلقین کریں۔

ب : عبادات

(1) زکوٰۃ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- زکوٰۃ کا معنٰی و مفہوم جان سکیں۔
- زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- زکوٰۃ کی فرضیت و احکام سے واقف ہو سکیں۔
- اسلامی نظامِ معیشت میں زکوٰۃ کی اہمیت کو اجمالی طور پر جان سکیں۔
- زکوٰۃ کے معاشرے پر اثرات سمجھ سکیں۔

زکوٰۃ کا تعارف

زکوٰۃ کے معنٰی ہیں پاک ہونا اور بڑھنا۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مال ہے، جو عاقل، بالغ اور صاحبِ نصاب مسلمان پر سال گزرنے کے بعد ادا کرنا لازم ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنا ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔

- صاحبِ نصاب اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس ایک خاص مقدار میں مال جمع ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے۔
- نصابِ زکوٰۃ سے مراد مال کی وہ مقدار ہے، جس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ اسلام کے مقرر کردہ نصابِ زکوٰۃ میں درج ذیل چیزیں شامل ہیں:

ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ان کی قیمت کے برابر نقد رقم۔

مزید جانیے!

مصارف زکوٰۃ سے مراد وہ مستحق لوگ ہیں، جنھیں زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ آٹھ ہیں۔

زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًاؕ (سورۃ المزّمّل، آیت:20)

ترجمہ: اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو عمدہ قرض دو۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ایک افضل عبادت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہترین تجارت بھی ہے جس میں انسان کے لیے بہت فائدے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا:

ترجمہ: آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اِن کے مال میں سے صدقہ لیجیے تا کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اُنھیں پاک کریں اور اِس کے ذریعہ اِن کا تزکیہ کریں۔ (سورۃ التوبہ، آیت:103)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے کو بہت زیادہ اجروثواب ملتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جو شخص اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے اس کے لیے وہ چیز سات سو گنا بڑھا کر لکھ دی جاتی ہے۔
(جامع ترمذی: کتاب فضائل الجہاد: 1625)

زکوٰۃ کے فوائد اور معاشرتی اثرات

- زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل ہوتا ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت شامل ہوتی ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کا دل مال کی محبت سے پاک ہو جاتا ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔
(جامع ترمذی، کتاب الایمان: 2616)

زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہ صرف اصل حق دار ہی کو ملے۔ جب معاشرے میں موجود تمام افراد کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں گی تو وہ باعزت شہری کے طور پر معاشرتی ترقی، خوش حالی اور امن کے لیے کام کریں گے۔ یوں پورا معاشرہ خوش حال اور مستحکم ہوگا۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ زکوٰۃ اسلام کا رکن ہے:

الف۔ پہلا　ب۔ دوسرا　ج۔ تیسرا　د۔ چوتھا

ب۔ زکوٰۃ کے معنی ہیں:

الف۔ جمع کرنا　ب۔ خرچ کرنا　ج۔ بڑھنا اور پاک ہونا　د۔ کم ہونا

ج۔ قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ذکر ہے:

الف۔ زکوٰۃ کا　ب۔ روزہ کا　ج۔ حج کا　د۔ جہاد کا

د۔ قرآن مجید میں مصارفِ زکوٰۃ کی تعداد ہے:

الف۔ چار　ب۔ چھ　ج۔ آٹھ　د۔ دس

ہ۔ حدیث مبارک کے مطابق جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے اس کے لیے وہ چیز بڑھا کر لکھ دی جاتی ہے:

الف۔ چار سو گنا ب۔ پانچ سو گنا ج۔ چھے سو گنا د۔ سات سو گنا

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ زکوٰۃ کی فرضیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ زکوٰۃ کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ صاحبِ نصاب کسے کہتے ہیں؟

د۔ معاشرے میں غربت کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ قرآن و سُنَّت کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت اور احکام واضح کریں۔

ب۔ زکوٰۃ کے چند فوائد اور معاشرتی اثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اپنے جیب خرچ میں سے کچھ پیسے بچا کر جمع کریں اور اس سے کسی غریب کی مدد کریں۔
- مصارفِ زکوٰۃ کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو زکوٰۃ کے نصاب اور مصارف کے بارے میں مزید بتائیں۔
- طلبہ کو زکوٰۃ اور صدقے کے فرق کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

(2) جمعۃ المبارک کی فضیلت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- یومِ جمعہ اور نمازِ جمعہ کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- نمازِ جمعہ اور جمعہ کے دن کے فضائل سے واقف ہو سکیں۔
- نمازِ جمعہ کے احکام و آداب جان سکیں۔
- نمازِ جمعہ سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔
- اتحاد و یکجہتی کے حوالے سے جمعہ کی اہمیت کو جان سکیں۔

جمعۃ المبارک کی اہمیت و فضیلت

جمعہ سب سے اہم اور افضل دن ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے سیّد الایام یعنی تمام دنوں کا سردار قرار دیا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

مزید جانیے!

نمازِ جمعہ صرف جمعہ کے دن نمازِ ظہر کی جگہ ادا کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو نماز کے لیے دوڑے چلے آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ (سورۃ الجمعہ، آیت: 9)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف (جلدی) چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

یومِ جمعہ اور نمازِ جمعہ کے فضائل

جمعہ کا دن سب سے بہترین دن ہے۔ جمعے کے دن کی فضیلت کے بارے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کی گئی دعا اللہ قبول فرماتا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الجمعۃ)

جاننے کی بات!

جمعہ کے دن سُوْرَۃُ الْکَهْفِ کی تلاوت کرنے کی بہت فضیلت ہے۔

(المستدرک للحاکم، حدیث: 3392)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح وضو کیا پھر وہ نماز پڑھنے آیا اور خاموشی سے جمعہ کا خطبہ سنا تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعه، حدیث:857)

نمازِ جمعہ کے احکام و آداب

- جمعہ کی نماز میں دو رکعت فرض ادا کیے جاتے ہیں اور نماز سے پہلے امام خطبہ دیتے ہیں۔
- نمازِ جمعہ باجماعت ادا کرنا ہر صحت مند اور مقیم مسلمان مرد پر فرض ہے۔
- جان بوجھ کر نمازِ جمعہ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

لوگ نمازِ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں، ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافلوں میں شامل ہو جائیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعه، حدیث:865)

یاد رکھیں!

جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تمھارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰة، حدیث:1047)

- جمعہ کے دن غسل کرنا، ناخن تراشنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، سرمہ اور خوش بُو لگانا سُنّت ہے۔
- نمازِ جمعہ کے لیے مسجد میں جلدی پہنچنے اور پہلی صف میں بیٹھنے کی بہت فضیلت ہے۔
- جمعہ کا خطبہ خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے۔
- مسجد میں جہاں جگہ ملے خاموشی سے بیٹھ جانا چاہیے۔

نمازِ جمعہ کے معاشرتی فوائد

فرمانِ مُصطفٰی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

جس نے جمعہ کے دن (اگلی صفوں میں جگہ حاصل کرنے کے لیے) لوگوں کی گردنیں پھلانگیں، اُس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔ (جامع ترمذی، کتاب الجمعة، حدیث:513)

- نمازِ جمعہ ادا کرنے سے محبت اور اتفاق و اتحاد کی فضا پروان چڑھتی ہے۔
- ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔
- مسلمانوں کے باہمی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔
- نمازِ جمعہ کے خطبے میں دینی تعلیمات دی جاتی ہیں۔
- نمازِ جمعہ مسلمانوں کی اصلاح اور تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے لیے اچھی طرح تیاری کرے۔ تمام آداب کا خیال رکھے۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے اور نمازِ جمعہ کو کسی صورت ترک نہ کرے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نمازِ جمعہ ادا کی جاتی ہے:

الف۔ فجر کے وقت　ب۔ ظہر کے وقت　ج۔ عصر کے وقت　د۔ مغرب کے بعد

ب۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نمازِ جمعہ کے لیے جلدی کرنے کا حکم دیا ہے:

الف۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں　ب۔ سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَان میں

ج۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں　د۔ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ میں

ج۔ جمعہ کی نماز میں فرض رکعات کی تعداد ہے:

الف۔ دو　ب۔ تین　ج۔ چار　د۔ پانچ

د۔ جمعہ کے دن تلاوت کی فضیلت ہے:

الف۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی　ب۔ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کی

ج۔ سُوْرَۃُ الْکَھْفِ کی　د۔ سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ کی

ہ۔ حدیث مبارک کے مطابق صحیح طریقے سے جمعہ کی نماز ادا کرنے سے مسلمان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

الف۔ ایک دن کے　ب۔ دس دن کے　ج۔ ایک مہینے کے　د۔ ایک سال کے

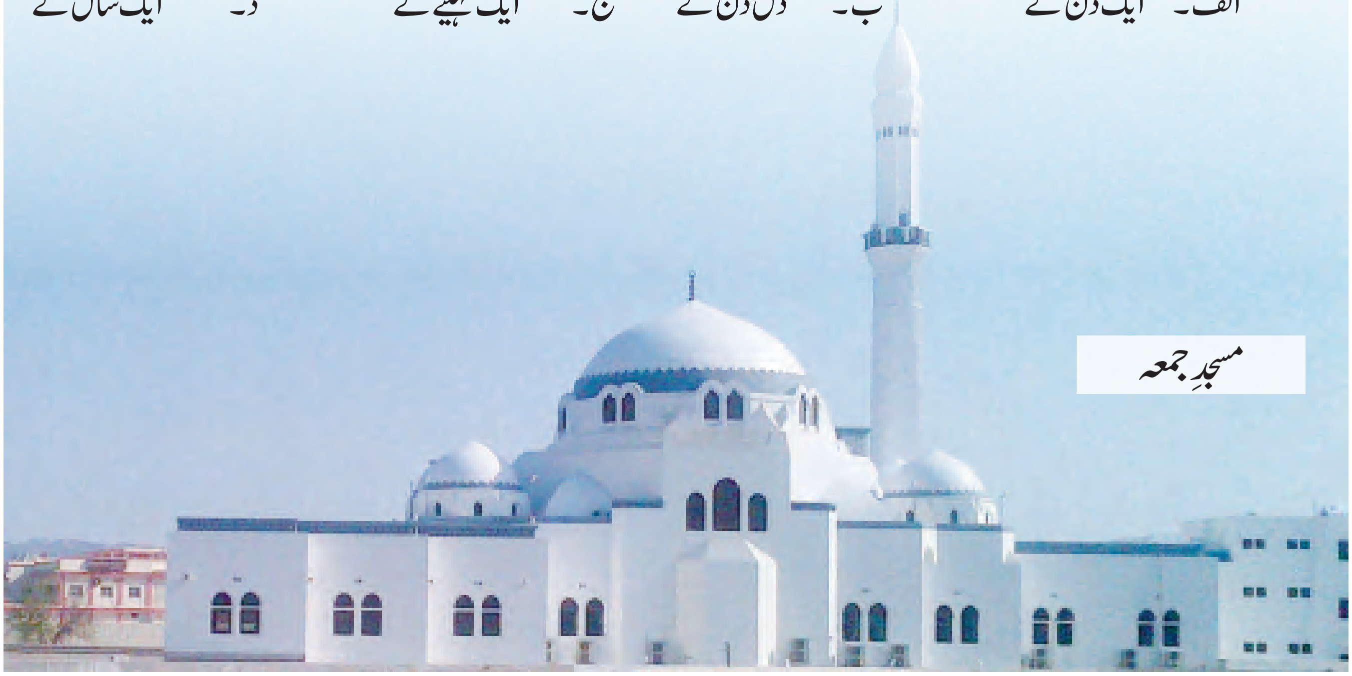

مسجدِ جمعہ

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ نمازِ جمعہ ادا کرنا ____________ پر فرض ہے۔

ب۔ نمازِ جمعہ سے پہلے امام ____________ دیتے ہیں۔

ج۔ نمازِ جمعہ مسلمانوں کی اصلاح اور ____________ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

د۔ نمازِ جمعہ کے لیے مسجد میں ____________ صف میں بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ہ۔ جمعہ کے دن کثرت سے ____________ پڑھیں۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ نمازِ جمعہ کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ نمازِ جمعہ کے دو آداب لکھیں۔

ج۔ یومِ جمعہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی کیا اہمیت بیان کی گئی ہے؟

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ جمعہ کے دن کو باقی ایّام پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

ب۔ نمازِ جمعہ کے معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- جمعہ کے دن کے مسنون کاموں کی فہرست بنائیں اور اپنا جائزہ لیں کہ کیا آپ ان پر عمل کرتے ہیں۔
- جمعہ کے دن سُوْرَۃُ الْکَھْفِ کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو جمعہ کے آداب سے آگاہ کریں نیز انھیں آداب کا خیال رکھتے ہوئے نمازِ جمعہ ادا کرنے کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو سبق کے علاوہ یومِ جمعہ کی فضیلت مستند احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تفصیل سے بتائیں۔

(3) عِیدَین

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- عیدین کا تعارف و اہمیت جان سکیں۔
- عیدین کی نماز کے احکام و آداب جان سکیں۔
- فطرانہ و قربانی کی روح سے آگاہ ہو سکیں۔
- عیدین سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔
- عیدین کو اسلامی تہوار کی اصل روح کے مطابق منا سکیں۔

دینِ اسلام مسلمانوں کو ایک سال میں خوشی منانے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے۔ ان میں سے ''عیدالفطر'' اور ''عیدالاضحیٰ'' ایسے ہی دو مواقع ہیں۔ ان دونوں عیدوں کو ''عِیدَین'' کہتے ہیں۔

فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، حدیث:1137)

عیدالفطر

مسلمان رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کی خوشی میں یکم شوّال المکرّم کو عیدالفطر مناتے ہیں۔ عیدالفطر رمضان المبارک کے روزوں کا انعام ہے۔ نمازِ عید سے قبل مسلمان فطرانہ ادا کرتے ہیں۔ عیدالفطر کے موقع پر کچھ غلّہ یا رقم بطور صدقہ غریبوں کو دی جاتی ہے، اسے فطرانہ کہتے ہیں۔ یکم رمضان المبارک سے عید کی نماز سے پہلے تک کسی بھی وقت فطرانہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے غریب، مسکین اور نادار لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔

عیدالاضحیٰ

عیدالاضحیٰ کو عیدقربان بھی کہتے ہیں۔ یہ عید 10 ذوالحجّہ کو منائی جاتی ہے۔ یہ عید اس عظیم واقعہ کی یاد میں منائی جاتی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خلوص کو قبول فرمایا اور جنت سے ایک مینڈھا بھیجا، جو حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی جگہ قربان کیا گیا۔ مسلمان عیدالاضحیٰ کے دن جانور قربان کر کے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اسی سنّت پر عمل کرتے ہیں۔ قربانی کرنا ہمارے پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بھی سنّت ہے۔ قربانی بے حد اجر و ثواب والا عمل ہے۔ قربانی مسلمانوں کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

عِیدَین کے احکام و آداب

مسلمان ''عیدالفطر'' اور ''عیدالاضحیٰ'' نہایت گرم جوشی سے مناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ عید کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی۔ عید کے دن سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد، مسلمان عیدگاہ میں جمع ہوتے ہیں اور دو رکعت

جاننے کی بات!

قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔ (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، حدیث:3127)

نماز ادا کرتے ہیں۔ نمازِ عید میں عام نماز سے کچھ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں۔ نمازِ عید کے بعد امام صاحب خطبہ دیتے ہیں۔ اس خطبے میں مسلمانوں کو آپس میں پیار و محبت اور ہمدردی کا درس دیا جاتا ہے۔ انھیں قربانی اور فطرانے کے مقاصد سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس خطبے کو خاموشی اور توجہ سے سنیں۔ عید کے موقع پر چند آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے:

- عید کے دن نہا دھو کر نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہنیں اور خوش بُو لگائیں۔
- عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے میٹھی چیز کھانا جبکہ عیدالاضحیٰ کے دن کچھ کھائے بغیر جانا سنّت ہے۔
- نمازِ عید کے لیے جاتے ہوئے اور واپس گھر لوٹتے ہوئے الگ الگ راستہ اختیار کرنا سنّت ہے۔
- عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے بلند آواز سے تکبیرات پڑھنی چاہییں۔

ان تہواروں کے علاوہ مسلمان میلاد النبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مذہبی جوش و خروش اور عقیدت و احترام سے مناتے ہیں۔

عِیدَین کے معاشرتی فوائد

- مسلمان ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔
- معاشرے میں بھائی چارے اور غم خواری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- عیدین غریبوں اور مسکینوں کی امداد کا ذریعہ بھی ہیں۔
- عید کے خطبہ میں لوگوں کو مختلف دینی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کی معاشرتی اصلاح کی جاتی ہے۔

عید کی تکبیرات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ،
لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ،
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

دینِ اسلام عیدین کے موقع پر نمود و نمائش اور اسراف سے پرہیز کا درس دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عیدین کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کے مطابق منائیں اور مستحق لوگوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کریں۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ عیدالفطر منائی جاتی ہے:

الف۔ یکم شعبان المعظّم　ب۔ یکم رمضان المبارک　ج۔ یکم شوّال المکرّم　د۔ یکم ذی القعدہ

ب۔ عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے:

الف۔ دس ربیع الاوّل　ب۔ دس رجب المرجب　ج۔ دس شعبان المعظّم　د۔ دس ذی الحجہ

ج۔ اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قربان کرنے پر تیار ہو گئے:

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام ج۔ حضرت داؤد علیہ السّلام د۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

د۔ عید کی نماز میں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے:

الف۔ دو رکعت ب۔ چار رکعت ج۔ چھے رکعت د۔ آٹھ رکعت

ہ۔ عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے پڑھی جاتی ہیں:

الف۔ تکبیرات ب۔ معوّذتین ج۔ تسبیحات د۔ مسنون دعائیں

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ دینِ اسلام نے مسلمانوں کو ایک سال میں ________ منانے کے کئی مواقع فراہم کیے ہیں۔

ب۔ عیدالفطر رمضان المبارک کے روزوں کا ________ ہے۔

ج۔ عید کے لیے ________ نہیں دی جاتی۔

د۔ عید کے خطبے کو ________ سے سننا چاہیے۔

ہ۔ قربانی کے جانور کے ________ کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ عیدین سے کیا مراد ہے؟ ب۔ فطرانہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ عیدین کے موقع پر ہمیں غرباء اور مساکین کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟

د۔ عید کی نماز کے خطبہ میں مسلمانوں کو کن باتوں کا درس دیا جاتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ عیدین کی اہمیت اور آداب واضح کریں۔ ب۔ عیدین کے معاشرتی فوائد و اثرات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- عیدین کے اثرات اور مصروفیات کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کریں۔
- ایک چارٹ پر تکبیرات خوش خط لکھیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کے درمیان ایک مذاکرہ کروائیں جس سے عیدالاضحیٰ کی قربانی کی اہمیت اور فلسفہ واضح ہو۔
- طلبہ پر عیدین کی بدولت حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد واضح کریں۔

باب سوم

سیرتِ طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(1) معراج النّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تَعَلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سُنّت کی روشنی میں:

- اسرا اور معراج کا معنیٰ و مفہوم سمجھ سکیں۔
- سفرِ معراج کے واقعہ سے اجمالی طور پر آگاہ ہو سکیں۔
- مسجدِ اقصیٰ میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امامتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے بارے میں جان سکیں۔
- بیت المعمور، سدرۃ المنتہیٰ اور عرشِ معلّٰی کا مطلب سمجھ سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عظیم معجزہ معراج اور اس کے اثرات سے آگاہ ہو سکیں۔

قرآن مجید اور روایات کے مطابق معراج سے مراد وہ سفر ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور پھر آسمانوں کی سیر کی۔ سفرِ معراج کے دو حصے ہیں: پہلا حصہ بیت اللہ سے مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) تک کا سفر ہے، جسے اسرا کہا جاتا ہے، جب کہ دوسرا حصہ بیت المقدس سے عرشِ مُعَلّٰی تک کا سفر ہے، جسے معراج کہتے ہیں معراج کے معنی بلندی اور اسرا کے معنی ہیں: چلنا یا سیر کرنا۔ ارشادِ ربّانی ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ① (سورۃ بنی اسرائیل، آیت: 1)

ترجمہ: پاک ہے وہ جو ایک رات کے تھوڑے سے حصّہ میں اپنے (خاص) بندہ کو مسجد الحرام سے اس مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد و پیش میں ہم نے برکتیں رکھیں تاکہ ہم اُنھیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بے شک وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے چچا حضرت ابو طالب اور زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد بہت افسردہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السّلام کے ذریعے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو عرش پر بلایا تاکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا مشاہدہ کر سکیں۔

ایک رات حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السّلام آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دل کو زم زم کے پانی سے دھویا۔ پھر جنت سے لائی گئی ایک سواری (بُراق) پیش کی گئی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچے۔ وہاں پر موجود تمام انبیاءِ کرام علیہم السّلام نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امامت میں نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوبارہ بُراق پر سوار ہوئے اور آسمانوں کی طرف سفر شروع کیا۔

آسمانوں پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ملاقات درج ذیل انبیاء کرام علیھم السّلام سے ہوئی:

- پہلے آسمان پر — حضرت آدم علیہ السّلام
- دوسرے آسمان پر — حضرت یحییٰ علیہ السّلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام
- تیسرے آسمان پر — حضرت یوسف علیہ السّلام
- چوتھے آسمان پر — حضرت ادریس علیہ السّلام
- پانچویں آسمان پر — حضرت ہارون علیہ السّلام
- چھٹے آسمان پر — حضرت موسیٰ علیہ السّلام
- ساتویں آسمان پر — حضرت ابراہیم علیہ السّلام

یاد رکھیں!

عرش کا مطلب "تخت" ہے
عرشِ معلّٰی سے مراد عرشِ الٰہی
ہے جو آسمانوں سے اوپر ہے۔

ساتویں آسمان پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے بیت المعمور ظاہر کیا گیا۔ بیت المعمور عین خانہ کعبہ کے اوپر ہے، ہر روز ستّر ہزار فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔ اور جو فرشتہ ایک بار طواف کر لیتا ہے پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آئے گی۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سدرۃ المنتہٰی کی جانب سفر شروع کیا۔ سدرۃ المنتہٰی ساتویں آسمان پر بیری کا ایک درخت ہے۔ اس مقام سے آگے فرشتے بھی نہیں جا سکتے۔ یہاں سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عرش معلّٰی تک کا سفر اکیلے طے کیا۔ عرش معلّٰی پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اسی موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو پانچ نمازوں کا تحفہ بھی عطا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو واپسی کے راستے میں جنّت اور جہنّم دکھائی گئیں۔

مسجدِ اقصیٰ

اگلی صبح نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے اس سفر کا ذکر کفارِ مکّہ سے کیا تو اُنھوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کے صاحب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم آسمانوں کی سیر (معراج) کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ اگر یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے ادا ہوئے ہیں تو میں ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ واقعہ معراج کی تصدیق کرنے کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صِدّیق کا لقب کالقب عطا کیا گیا۔

معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا واقعہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اس واقعے سے ہمیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و بزرگی کا پتہ چلتا ہے۔ اس واقعے سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ وقت کا چلنا اور فاصلوں کا سمٹنا سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے وقت کی رفتار کو روک لے اور زمین و آسمان کے فاصلوں کو اپنی قدرت سے سمیٹ دے۔ ہمیں نمازوں کے تحفے کی قدر کرنی چاہیے اور نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا چاہیے۔

فرمانِ مصطفٰی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(سنن نسائی، کتاب عشرة النساء، حدیث: 3940)

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیاء کرام علیہم السّلام کی امامت فرمائی:

الف۔ بیت المقدس میں　ب۔ مسجدِ حرام میں　ج۔ مسجدِ نبوی میں　د۔ مسجدِ قُبا میں

ب۔ حضرت جبریل علیہ السّلام جس مقام سے آگے نہ جاسکے وہ ہے:

الف۔ سدرة المنتھٰی　ب۔ بیت المعمور　ج۔ عرشِ معلّٰی　د۔ مسجد الحرام

ج۔ عرشِ معلّٰی موجود ہے:

الف۔ پہلے آسمان پر　ب۔ چوتھے آسمان پر　ج۔ ساتویں آسمان پر　د۔ آسمانوں سے اوپر

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے:

الف۔ نماز کو　ب۔ روزے کو　ج۔ زکوٰۃ کو　د۔ جہاد کو

ہ۔ بیت المعمور عین اوپر ہے:

الف۔ بیت المقدس کے　　ب۔ خانہ کعبہ کے　　ج۔ مسجدِ اقصیٰ کے　　د۔ مسجدِ نبوی کے

2۔ کالم ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
پہلے آسمان پر	حضرت موسیٰ علیہ السّلام
دوسرے آسمان پر	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت یحییٰ علیہ السّلام
تیسرے آسمان پر	حضرت ادریس علیہ السّلام
چوتھے آسمان پر	حضرت آدم علیہ السّلام
پانچویں آسمان پر	حضرت ہارون علیہ السّلام
چھٹے آسمان پر	حضرت یوسف علیہ السّلام
ساتویں آسمان پر	حضرت ابراہیم علیہ السّلام

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ سفرِ معراج سے کیا مراد ہے؟

ب۔ سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے؟

ج۔ بیت المعمور کون سی جگہ ہے؟

د۔ سفرِ معراج سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ معراج النّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پسِ منظر اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ سفرِ معراج کے بارے میں جاننے کے بعد کفارِ مکّہ کا کیا ردّ عمل تھا؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سیرت النّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کسی مستند کتاب سے سفرِ معراج کے واقعات تفصیل سے پڑھیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سفرِ معراج میں کون سی نشانیاں دکھائی گئیں؟

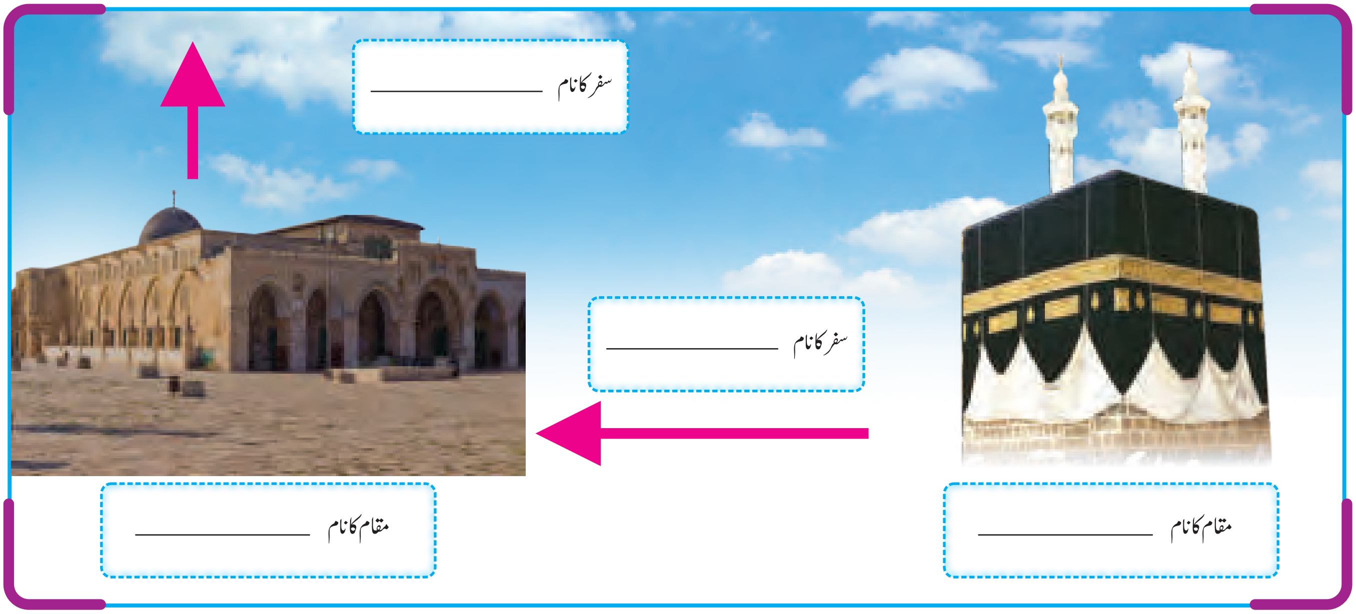

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو بتائیں کہ یہ ایک عظیم معجزہ ہے۔طلبہ کو سفرِ معراج کی مزید تفصیل اور اغراض ومقاصد دل چسپ پیرائے میں بتائیں۔
- طلبہ کو سبق میں شامل اصطلاحات کی وضاحت کریں۔

(2) بیعت عَقَبہ اُولیٰ وثانیہ

حاصلاتِ تَعَلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- بیعتِ عقبہ اولیٰ وثانیہ کے بارے میں جان سکیں۔
- بیعت عقبہ کی شرائط سے آگاہ ہو سکیں۔
- فروغ اسلام میں بیعت عقبہ کے دُور رَس نتائج جان سکیں۔

تعارف

نبوّت کے گیارھویں سال حج کے دنوں میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ منیٰ کے میدان میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کے لیے آنے والے قبائل کو دینِ حق کی دعوت دی۔

مزید جانیے!

بیعت کے معنیٰ ہیں: اطاعت و وفاداری کا عہد کرنا۔

ایک روز عقبہ کے مقام پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ملاقات یثرب کے چھے افراد سے ہوئی۔ ان لوگوں نے نبی آخر الزمان خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کے بارے میں مدینہ منورہ کے یہود سے سن رکھا تھا۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان افراد کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے فوراً قبول کر لی۔ پھر انھوں نے مدینہ منورہ واپس جا کر اپنے خاندان اور رشتے داروں کو اسلام کی طرف بلایا۔

بیعتِ عقبہ اولیٰ

نبوت کے بارھویں سال حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے بارہ اشخاص منیٰ کی اسی گھاٹی میں دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بیعت کی۔ تاریخِ اسلام میں اس بیعت کا نام ''بیعتِ عقبہ اُولیٰ'' ہے۔

جاننے کی بات!

مکہ مکرمہ سے منیٰ آتے جاتے ہوئے منیٰ کے مغربی کنارے سے گزرنا پڑتا تھا۔ یہی گزرگاہ عقبہ کے نام سے مشہور ہے۔

یہ بیعت درج ذیل باتوں پر کی گئی:

- ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔
- چوری نہیں کریں گے۔
- اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے۔
- کسی پر بہتان نہیں لگائیں گے۔
- نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بیعتِ عقبہ اولیٰ ''بیعت نساء'' کے نام سے مشہور رہوئی۔
بیعت عقبہ ثانیہ میں دو عورتیں اور تہتّر (73) مرد شامل تھے۔

پھر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے جس نے اس بیعت کی پابندی کی تو اس کے لیے جنّت ہے اور اگر کسی نے ان چیزوں میں کوئی خیانت کی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے ان اشخاص کو رخصت کرتے وقت حضرت اسعد بن زُرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں ان کا قائد اور امام مقرر فرمایا۔ اس موقع پر اہلِ یثرب نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم سے درخواست کی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم ہمارے ساتھ کوئی معلم بھیجیں جو ہمیں قرآن مجید کی تعلیم دے۔ چنانچہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت مُصعَب بن عُمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان لوگوں کے ساتھ مدینہ منورہ بھیج دیا۔ وہ مدینہ منورہ میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان بنے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت و تبلیغ بہت مؤثّر ثابت ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کے نتیجے میں کئی بااثر اور نامور شخصیات نے اسلام قبول کر لیا۔

بیعتِ عقبہ ثانیہ

بیعت عقبہ اولیٰ کے ایک سال بعد حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے تقریباً پچھتر (75) اشخاص نے منیٰ کی اسی گھاٹی میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کو مدینہ منورہ آنے کی دعوت بھی دی۔ اس موقع پر بھی نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم سے وفاداری کا ثبوت دیا اور اہلِ یثرب سے کہا: اگر مرتے دم تک نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے سکتے ہو تو بہتر ورنہ ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ انھوں نے یہ عہد کیا کہ ہم لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کی اور اسلام کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کر دیں گے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اے اہلِ یثرب! میرا جینا مرنا تمھارے ساتھ ہوگا۔ تمھارا خون میرا خون ہے اور تم میرے ہو، میں تمھارا ہوں۔

بیعت عقبہ ثانیہ ایک عظیم کامیابی ہے۔ یہ بیعت ہجرتِ مدینہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ جس کے نتیجے میں مدینہ منورہ کی شکل میں ایک اسلامی ریاست وجود میں آئی۔

یاد رکھیں!

بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے انصار کے مطالبے پر بارہ نقیب بھی مقرر فرمائے۔ یہ بڑے بڑے خاندانوں کے سردار تھے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبوت کے گیارھویں سال مدینہ منوّرہ کے افراد نے اسلام قبول کیا:

الف۔ پانچ | ب۔ چھے | ج۔ سات | د۔ آٹھ

ب۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے قائد اور امام مقرر فرمائے گئے:

الف۔ حضرت براء بن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ب۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ج۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | د۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے انصار کے مطالبے پر نقیب مقرر فرمائے:

الف۔ دس | ب۔ گیارہ | ج۔ بارہ | د۔ تیرہ

د۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ ہوئی:

الف۔ نبوت کے گیارھویں سال ب۔ نبوت کے بارھویں سال ج۔ نبوت کے تیرھویں سال د۔ نبوت کے چودھویں سال

ہ۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں مدینہ منورہ کے افراد نے اسلام قبول کیا:

الف۔ بہتّر (72) ب۔ تہتّر (73) ج۔ چوہتّر (74) د۔ پچھتّر (75)

2- خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ نبوّت کے بارھویں سال مدینہ منورہ کے بارہ اشخاص نے ______________ کے مقام پر اسلام قبول کیا۔

ب۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں ______________ کے مہمان بنے۔

ج۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ______________ بھی موجود تھے۔

د۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کے نتیجے میں کئی ______________ نے اسلام قبول کیا۔

ہ۔ جس نے بیعت کے امور میں ______________ کی اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

ا۔ اہلِ مدینہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے بارے میں کیسے جانتے تھے؟

ب۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کے بارھویں سال کس صحابی کو معلّم بنا کر بھیجا اور کیوں؟

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اہلِ مدینہ کو کن الفاظ میں تسلّی دی؟

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کن باتوں پر بیعت لی؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

ا۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ وثانیہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ب۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ وثانیہ سے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- کمرا جماعت میں بیعتِ عقبہ کی شرائط کو دہرائیں۔
- بیعتِ عقبہ میں شامل چھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ناموں کا چارٹ بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو بیعتِ عقبہ اُولیٰ وثانیہ کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ بیعت عقبہ کی شرائط واضح کریں اور مزید واقعات سنائیں۔
- بیعتِ عقبہ اُولیٰ وثانیہ میں شامل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے بارے میں طلبہ کو معلومات فراہم کریں۔

(3) ہجرتِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ہجرت کا معنیٰ و مفہوم سمجھ سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ کے تناظر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار اور امانتوں کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ منورہ کے واقعات، اسباب اور نتائج مختصر طور پر جان سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ منورہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار کے متعلق جان سکیں۔

مزید جانیے!

ہجرت کا لفظی معنی ہے: اپنا علاقہ یا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ پر آباد ہونا۔

جاننے کی بات!

دَارُالنَّدْوَۃ قریش مکہ کی پارلیمنٹ تھی جہاں وہ اکٹھے ہو کر اہم معاملات پر فیصلے کرتے تھے۔

دینِ اسلام میں ہجرت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہونا ہے۔

نبوّت کے اعلان کے بعد تیرہ سال تک حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے ساتھیوں کو مکّہ مکرّمہ میں بہت ستایا گیا۔ جب مدینہ مُنوّرہ میں اسلام کی روشنی تیزی سے پھیلنے لگی تو اللہ تعالیٰ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکّہ مکرّمہ کے مسلمانوں کو مدینہ مُنوّرہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ کفارِ مکہ کے لیے یہ صورت حال پریشان کن تھی کہ ان کی تمام تر مخالفت کے باوجود اسلام کی اشاعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انھوں نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف آخری قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ قریش کے سرکردہ لوگ دَارُالنَّدْوَۃ میں جمع ہوئے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف مختلف تدابیر سوچنے لگے۔ ابوجہل کی تجویز پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔

رات کے وقت کافروں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کفارِ مکہ کی سازش کی اطلاع حضرت جبریل علیہ السّلام کے ذریعے دی۔ ساتھ ہی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منورہ ہجرت کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے رفیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رازداری سے آگاہ کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر کی تیاری کے لیے سواری تیار کی۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس قریش کی کچھ امانتیں بھی تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ میرے بستر پر لیٹ جائیں اور اگلی صبح لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ چلے آئیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سورۃ یٰسٓ کی تلاوت کرتے ہوئے گھر سے نکلے، اپنے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر ہجرت کا سفر شروع کیا اور مکّہ مکرّمہ سے نکل کر غارِ ثور میں پناہ لی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کے راستے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہر طرح سے خیال رکھا۔

اسی دوران میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے قریش کی تمام نقل و حرکت کی خبر پہنچاتے رہے اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھا کھانا

پہنچاتی رہیں۔ اس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھرانہ ہجرت کے عمل میں معاون رہا۔ اگلی صبح کُفّارِ مکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے بستر پر دیکھ کر سخت برہم ہوئے۔ انھوں نے آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی تلاش شروع کر دی۔ ساتھ ہی اعلان بھی کر دیا کہ جو شخص آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم اور ان کے ساتھی کو گرفتار کر کے لائے گا، اسے سو اونٹ انعام میں دیے جائیں گے۔ انعام کے لالچ میں بہت سے لوگ آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ چند لوگ آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کو تلاش کرتے کرتے غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم سے اپنی بے چینی کا اظہار کیا۔ نبی اکرم خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم نے فرمایا کہ غم نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ غار کے دھانے پر مکڑی نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جالا بُن دیا جسے دیکھ کر کفّار واپس چلے گئے۔ غارِ ثور میں تین دن قیام کے بعد آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم مدینہ منوّرہ کی طرف روانہ ہوئے اور سب سے پہلے مدینہ مُنوّرہ کی نواحی بستی قُبا میں قیام فرمایا اور وہاں اسلام کی پہلی مسجد قُبا تعمیر کی، جسے مسجدِ تقویٰ بھی کہا جاتا ہے۔

جب آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم یثرب پہنچے تو اہلِ یثرب نے آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیوں نے خوشی کے گیت گائے۔ آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی میزبانی کا شرف حضرت ابُو اَیّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔ آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم نے مدینہ منوّرہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر فرمائی۔

یاد رکھیں!
مدینہ منورہ کا پرانا نام یثرب تھا۔ آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے یثرب تشریف لانے کے بعد یثرب کا نام "مدینۃ النبی" پڑ گیا۔

مدینہ منورہ کی صورت میں مسلمانوں کو ایک مضبوط مرکز مل گیا اور یہاں سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک نیا دَور شروع ہوا۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ا۔ **اعلانِ نبوّت کے بعد نبی اکرم خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم نے مکّہ مکرّمہ میں قیام کیا:**

الف۔ گیارہ سال تک　ب۔ بارہ سال تک　ج۔ تیرہ سال تک　د۔ چودہ سال تک

ب۔ **نبی اکرم خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم نے غارِ ثور میں قیام کیا:**

الف۔ ایک دن　ب۔ دو دن　ج۔ تین دن　د۔ چار دن

ج۔ **اللہ تعالیٰ نے آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کو کُفّارِ مکّہ کی سازش کی اطلاع دی:**

الف۔ حضرت جبریل علیہ السّلام کے ذریعے　ب۔ حضرت میکائیل علیہ السّلام کے ذریعے
ج۔ حضرت عزرائیل علیہ السّلام کے ذریعے　د۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے ذریعے

د۔ **آپ خاتمُ النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کو قریش کے کس سردار کی تجویز پر (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا؟**

الف۔ ابولہب　ب۔ ابوجہل　ج۔ عتبہ　د۔ ولید

ہ۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اسلام کی پہلی مسجد تعمیر کی:

الف۔ صفا کی پہاڑی پر ب۔ مروہ کی پہاڑی پر ج۔ قُبا میں د۔ غارِ ثور میں

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ ہجرت کا لفظی معنیٰ ________ ہے۔

ب۔ ہجرت کے وقت نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ________ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

ج۔ دَارُالنَّدْوَۃ قریش مکہ کی ________ تھی۔

د۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ________ کی تمام نقل و حرکت کی خبر پہنچاتے رہے۔

ہ۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مدینہ مُنوّرہ میں ________ کی بنیاد رکھی۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ہجرتِ مدینہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا حکم دیا؟

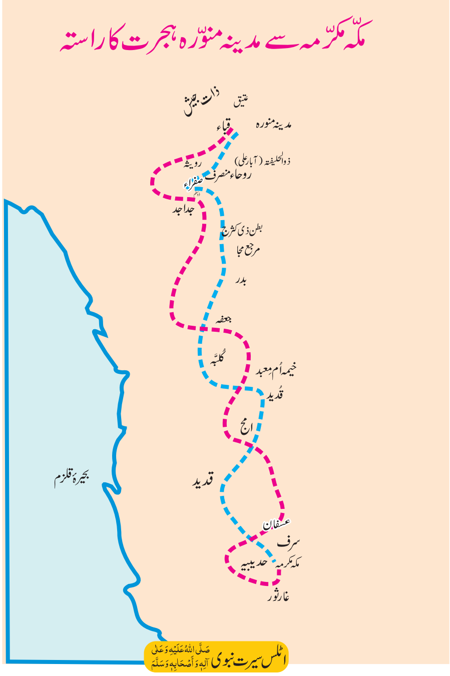

ب۔ ہجرتِ مدینہ کے دو اسباب بیان کریں۔

ج۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کن الفاظ میں تسلی دی؟

د۔ کفارِ مکہ نے نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کیا اعلان کیا؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ ہجرتِ مدینہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار کی وضاحت کریں۔

ب۔ ہجرتِ مدینہ کے نتائج تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سفرِ ہجرت کے نقشے میں اہم مقامات کی نشان دہی کریں۔
- نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ نزولِ وحی تا ہجرتِ مدینہ کے تمام واقعات پر مبنی ایک زبانی کوئز کا اہتمام کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو سراقہ بن مالک کے تعاقب کا واقعہ تفصیل سے بتائیں۔
- کمرا جماعت میں ہجرت کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں سیر حاصل گفت گو کریں اور بتائیں کہ ہجری کیلنڈر کا آغاز ہجرتِ مدینہ سے ہوا۔

(4) مواخاتِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مواخاتِ مدینہ کے معنیٰ و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- مواخاتِ مدینہ کے تناظر میں اخوت اور بھائی چارے کے تصور کو سمجھ سکیں۔
- مہاجرین اور انصار کے بارے میں جان سکیں اور مواخاتِ مدینہ کی ہمیشہ کے لیے اہمیت کو جان سکیں۔
- معاشرے میں مواخات اور بھائی چارے کے فوائد اور اس سے مرتب ہونے والے اثرات سے آگاہ ہو سکیں۔

مزید جانیے!

مواخات کے معنی ہیں: بھائی چارہ

نبوّت کے تیرھویں سال مسلمانوں نے کفار کے مظالم سے تنگ آکر مکّہ مکرّمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ جو لوگ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے، وہ مہاجرین کہلائے۔ مدینہ منورہ میں رہنے والے مسلمانوں کو انصار کہتے ہیں۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ پہنچنے والے مسلمان خالی ہاتھ تھے۔ ان کا کوئی ذریعۂ معاش نہ تھا۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مہاجرین کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا، جسے "مواخاتِ مدینہ" کہتے ہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے انصار اور مہاجرین کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر جمع کیا اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ ان کی کل تعداد نوّے تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک مہاجر کا ہاتھ ایک انصاری کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ آج سے تم دونوں بھائی بھائی ہو یوں یہ لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی قرار پائے۔ انصار نے مہاجرین کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ انھیں اپنے گھر لے گئے اور اپنی ہر چیز میں شریک کیا۔

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا مال دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھا حصہ لے لیں۔ ضرورت مند ہونے کے باوجود حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا مال لینے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے اپنے بھائی پر بوجھ بننے کے بجائے خود محنت مزدوری کرنے کا فیصلہ کیا جس کے نتیجے میں وہ جلد ہی خوش حال ہو گئے۔

انصارِ مدینہ کاشت کاری کیا کرتے تھے جب کہ اکثر مہاجرین کا پیشہ تجارت تھا۔ ان دونوں گروہوں کے میل جول سے مدینہ منورہ کے معاشرے میں استحکام آیا، امن قائم ہوا اور خوش حالی آئی۔ مواخات کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت و اُلفت کا رشتہ مزید پختہ ہو گیا۔

مواخات ایک عظیم رشتہ ہے۔ یہ رشتہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی زبردست حکمت و دانائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت و اخوت کا رشتہ قائم ہوا۔ ان میں خیر خواہی اور ایثار کا جذبہ پروان چڑھا۔ معاشرے میں استحکام پیدا ہوا۔ درحقیقت، مواخاتِ مدینہ میں

اُمّتِ مُسلِمہ کے لیے پیغام ہے کہ مسلمانوں میں اصل رشتہ ایمان کا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اس رشتے کا احترام اور پاسداری کریں۔ اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق ادا کریں تاکہ مسلم معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکے۔

فرمانِ مُصطفٰی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ جسم کا ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب: 2586)

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ مسلمانوں نے نبوّت کے تیرھویں سال کفار کے مظالم سے تنگ آ کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کی:

الف۔ حجاز کی طرف　ب۔ طائف کی طرف　ج۔ مدینہ منورہ کی طرف　د۔ حبشہ کی طرف

ب۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے انصار اور مہاجرین کو کن کے مکان پر جمع کیا؟

الف۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ　ب۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ　د۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ مواخات کے وقت انصار اور مہاجرین کی تعداد تھی:

الف۔ ستّر　ب۔ اسّی　ج۔ نوّے　د۔ سو

د۔ مہاجرین کا پیشہ تھا:

الف۔ کھیتی باڑی　ب۔ تجارت　ج۔ باغبانی　د۔ قالین بافی

ہ۔ مُواخاتِ مدینہ کے نتیجے میں محبت والفت کا رشتہ مضبوط ہو گیا:

الف۔ مسلمانوں کے درمیان
ب۔ یہود اور مسلمانوں کے درمیان
ج۔ کفار اور یہود کے درمیان
د۔ کفار اور مسلمانوں کے درمیان

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مہاجرین اور انصار کے درمیان ____________ کا رشتہ قائم ہوا۔

ب۔ مسلمانوں میں اصل رشتہ ____________ کا ہے۔

ج۔ انصار و مہاجرین کے میل جول سے مدینہ منورہ کے معاشرے میں ____________ آیا۔

د۔ انصار مدینہ کا پیشہ ____________ تھا۔

ہ۔ مواخات کے نتیجے میں مسلمانوں میں ____________ کا رشتہ مزید پختہ ہو گیا۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ مواخاتِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات کا رشتہ کیوں قائم کیا؟

ج۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا کہا؟

د۔ اخوّت کے کوئی سے دو فائدے تحریر کریں۔

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ انصار اور مہاجرین کے طرزِ عمل کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

ب۔ مواخاتِ مدینہ کی اہمیت اور اثرات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ کمرا جماعت میں موجودہ دور میں مواخات کی ممکنہ صورتوں پر گفت گو کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو سیرت کی کُتب سے مہاجرین اور انصار کی اخوت اور محبت کے مزید واقعات سنائیں۔
- طلبہ کو اخوت اور بھائی چارے کے تصور اور معاشرے پر پڑنے والے اس کے اثرات کو آسان پیرائے میں سمجھائیں۔

(5) مسجدِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مسجدِ نبوی سے متعارف ہو سکیں۔
- مسجدِ نبوی کی تعمیر کے متعلق جان سکیں۔
- مسجدِ نبوی کی تعلیمی و معاشرتی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- روضۂ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے مسجدِ نبوی کی اہمیت جان سکیں۔
- مسجدِ نبوی کی فضیلت اور تاریخی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں قیام فرمایا۔ اس کے بعد نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے مدینہ منورہ میں مسجد کی تعمیر کا ارادہ فرمایا۔ جس زمین کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد کی تعمیر کے لیے پسند فرمایا، وہ دو یتیم بچوں سہل اور سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی ملکیت تھی۔ ان دونوں بچوں نے اپنی زمین بغیر کسی معاوضے کے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دی۔ لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زمین کی پوری قیمت ادا کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس زمین پر جو مسجد تعمیر فرمائی، اسے مسجدِ نبوی کہتے ہیں۔

مزید جانیے!

مسجدِ نبوی کی دیواریں کچی اینٹوں اور گارے سے بنائی گئیں۔ مسجد کے ستون کھجور کے تنوں سے بنائے گئے۔ چھت کھجور کے پتوں اور شاخوں کی تھی۔ فرش بھی کچا تھا۔ مسجد کے تین دروازے بنائے گئے۔

انصار و مہاجرین میں سے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مسجد کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ خود نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ تعمیر میں حصّہ لیا۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنھن کے لیے مسجد سے متصل چند حجرے بھی تعمیر فرمائے۔

مسجدِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت

مسجدِ نبوی مقدس ترین مساجد میں سے ایک ہے۔ مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی:

میری اس مسجد میں نماز، مسجدِ حرام کے سوا، تمام مساجد میں نماز سے ایک ہزار درجہ زیادہ افضل ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکۃ و مدینۃ، حدیث: 1190)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا روضۂ مبارک بھی مسجدِ نبوی میں ہے۔ حج کے لیے جانے والے لوگ مسجدِ نبوی اور روضۂ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زیارت بھی کرتے ہیں۔ مسجدِ نبوی میں ایک مقام ریاض الجنّۃ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکۃ و مدینۃ، حدیث: 1195)

مسجدِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمی، معاشرتی اور تاریخی اہمیت

اسلام کی پہلی درس گاہ "صُفّہ" بھی مسجدِ نبوی میں ہی قائم کی گئی۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد کے ساتھ غریب اور نادار مسلمانوں کے قیام اور تعلیم کے لیے ایک چبوترہ بنوایا، جو صُفّہ کے نام سے مشہور ہوا۔ یہاں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہر وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت پر مامور رہتے اور دین کی تعلیم حاصل کرتے۔ یہ صحابہ "اصحابِ صُفّہ" کہلائے۔

مسجدِ نبوی اسلامی ریاست کا ایک اہم مرکز بنی۔ یہ مسلمانوں کے لیے عبادت گاہ کے ساتھ ساتھ ایک تربیت گاہ بھی تھی۔ یہاں مسلمانوں کو دینِ اسلام کی تعلیم دی جاتی۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اہم معاملات پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مشاورت فرماتے۔ جہاد پر دوسرے ملکوں اور قبیلوں سے آنے والے وفود کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا جاتا اور اہم روانگی سے قبل مجاہدین یہاں جمع ہوتے اور حکمتِ عملی تیار کرتے۔ معاملات پر ان سے گفتگو کی جاتی۔ اسی مرکز سے اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے وفود اور جماعتوں کو روانہ کیا جاتا۔ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے مختلف ادوار میں مسجد نبوی میں توسیع کی۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کن کے مکان میں قیام فرمایا؟

الف۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　ب۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　د۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب۔ مسجد نبوی میں رہتے تھے:

الف۔ اصحابِ صُفّہ　　ب۔ اصحاب الیمن　　ج۔ اصحاب مکہ　　د۔ اصحاب الکھف

ج۔ مسجدِ نبوی کے لیے جو جگہ منتخب کی گئی، وہ ملکیت تھی:

الف۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
ب۔ حضرت سعد اور سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
ج۔ حضرت معاذ اور معوّذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
د۔ حضرت سہل اور سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجدِ نبوی سے متصل تعمیر فرمائے:

الف۔ شفاخانے
ب۔ چبوترے
ج۔ حجرے
د۔ مسافر خانے

ہ۔ اسلام کی پہلی درس گاہ ہے:

الف۔ مسجدِ اقصیٰ
ب۔ مسجدِ نبوی
ج۔ مسجدِ قُبا
د۔ مسجدِ بلال

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مسجدِ نبوی کی ____________ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ شریک ہوئے۔

ب۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ____________ کی پوری قیمت ادا کی۔

ج۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر میں ____________ شریک ہوئے۔

د۔ مسجدِ نبوی میں نادار اور غریب مسلمانوں کے قیام اور تعلیم کے لیے ____________ تعمیر کیا گیا۔

ہ۔ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے مختلف ادوار میں مسجدِ نبوی کی ____________ کی۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ اصحابِ صُفّہ کون تھے؟

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا روضۂ مبارک کہاں ہے؟

د۔ ریاض الجنّۃ سے کیا مراد ہے؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ب۔ مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی معاشرتی اور تاریخی اہمیت واضح کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- مختلف ادوار میں مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی توسیع کی تصاویر کی مدد سے خاکے تیار کریں اور تصویری کتابچہ مرتّب کریں۔
- موجودہ دَور کی مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تصویر اپنی کاپی میں لگائیں۔

برائے اساتذۂ کرام

- طلبہ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ میں آمد اور مسجدِ نبوی کی تعمیر کے واقعات تفصیل سے بتائیں۔
- طلبہ کو سمعی و بصری معاونت کی مدد سے مختلف ادوار میں مسجدِ نبوی کی توسیع کے بارے میں بتائیں اور بنیادی معلومات فراہم کریں۔

(6) میثاقِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- میثاقِ مدینہ سے متعارف ہو سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کی نمایاں دفعات اور پس منظر سے واقف ہو سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کی اہمیت اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے اثرات کو جان سکیں۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کو امن و سکون نصیب ہوا تو حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے غیر مسلموں کے ساتھ اپنے تعلقات قائم کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔ جس کے نتیجے میں مدینہ منوّرہ کے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک تحریری معاہدہ ہوا، جسے "میثاقِ مدینہ" کہتے ہیں۔ میثاقِ مدینہ کو دنیا کا پہلا بین الاقوامی تحریری دستور (آئین) کہا جاتا ہے۔

مزید جانیے!

میثاق عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لفظی معنیٰ عہد و پیمان اور معاہدے کے ہیں۔

پس منظر

جب نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے حالات یکسر بدل گئے۔ مدینے میں مہاجرین کی ایک بڑی تعداد جمع ہو گئی۔ مواخات کے رشتے نے مسلمانوں کی طاقت میں اضافہ کر دیا۔ انصار کے دو قبائل اوس و خزرج کے اکثر لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔
نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں امن کے قیام کی خاطر یہود کے تین قبائل (بنوقُریظہ، بنونُضیر اور بنوقینُقاع) کے ساتھ ایک تاریخی معاہدہ کیا۔

میثاقِ مدینہ کی اہم دفعات

- مدینہ منوّرہ کے تمام قبائل امن و امان سے رہیں گے اور امن کے قیام کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔
- مدینہ منوّرہ میں آباد مسلمان اور یہودی اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہوں گے۔
- مظلوم کی مدد کی جائے گی اور ظالم کی حمایت کسی بھی صورت میں نہیں کی جائے گی۔
- مدینہ منورہ پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ مسلمان اور یہودی مل کر کریں گے۔
- جنگ کی صورت میں دونوں فریق مل کر اخراجات برداشت کریں گے۔
- کسی بھی اختلاف یا جھگڑے کا حتمی فیصلہ صرف نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کریں گے اور فریقین اس فیصلے کو تسلیم کریں گے۔

میثاقِ مدینہ کے اثرات

- مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم ہوئی، جس کے سربراہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تھے۔
- مدینہ منورہ اور اس کے اردگرد کے علاقوں پر ایک حکومت قائم ہوگئی۔
- مدینہ منورہ کے تمام گروہوں کے درمیان رواداری کی فضا قائم ہوئی۔
- مسلمانوں نے مدینہ منورہ کے یہود کی حمایت حاصل کر لی اور مدینہ منورہ کا دفاع مضبوط ہوگیا۔
- میثاقِ مدینہ کے بعد اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے نئے راستے کھل گئے۔
- مسلمان اُمتِ واحدہ اور ایک مضبوط طاقت بن گئے۔
- میثاقِ مدینہ کو انسانی تاریخ میں مذہبی رواداری کی نہایت اعلیٰ اور عظیم مثال کہا جاتا ہے کیونکہ اس معاہدے کی رُو سے دیگر اقوام کے مذہبی، معاشرتی اور سیاسی حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ آج بھی دنیا میں پائیدار امن کے قیام کے لیے میثاقِ مدینہ مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

جاننے کی بات!

میثاقِ مدینہ کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ مسلمانوں کے لیے اور دوسرا یہودیوں کے لیے تھا۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ میثاق زبان کا لفظ ہے:

الف۔ فارسی　ب۔ عربی　ج۔ عبرانی　د۔ سریانی

ب۔ میثاق کے لفظی معنیٰ ہیں:

الف۔ عہد و پیمان　ب۔ مذاکرات　ج۔ بحث و مباحثہ　د۔ خطبہ

ج۔ مدینہ منورہ میں یہود کے قبائل آباد تھے:

الف۔ دو　ب۔ تین　ج۔ چار　د۔ پانچ

د۔ میثاقِ مدینہ کے فریقین تھے:

الف۔ مشرکین اور مسلمان ب۔ کفار اور یہود ج۔ مسلمان اور یہود د۔ مہاجرین اور انصار

ہ۔ دنیا کا پہلا بین الاقوامی تحریری دستور ہے:

الف۔ حلف الفضول ب۔ بیعتِ رضوان ج۔ صلح حدیبیہ د۔ میثاقِ مدینہ

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مواخاتِ مدینہ کے بعد نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ____________ کے ساتھ تعلقات مضبوط کیے۔

ب۔ مدینہ منورہ میں ____________ کے قیام کے لیے مدینہ منوّرہ کے یہود کے ساتھ معاہدہ کیا گیا۔

ج۔ مدینہ منورہ میں انصار کے دو قبائل ____________ آباد تھے۔

د۔ میثاقِ مدینہ کے بعد اسلام کی ____________ کے لیے نئے راستے کھل گئے۔

ہ۔ میثاقِ مدینہ کے ذریعے مسلمانوں کو مدینہ منوّرہ کے ____________ کی حمایت مل گئی۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ میثاقِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ میثاقِ مدینہ کا سبب لکھیں۔

ج۔ میثاقِ مدینہ کی بنیاد پر کون سی ریاست قائم ہوئی؟

د۔ میثاقِ مدینہ میں دیگر اقوام کے کون سے حقوق کو تسلیم کیا گیا؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ میثاقِ مدینہ کی چند اہم دفعات بیان کریں۔

ب۔ میثاقِ مدینہ کے اثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- موجودہ دور میں میثاقِ مدینہ کی روشنی میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت پر مذاکرہ کروائیں۔
- میثاقِ مدینہ کی دفعات کا چارٹ تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو میثاقِ مدینہ کی دفعات کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔
- طلبہ کو موجودہ دور میں اس معاہدے کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کریں۔

(7) غزواتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- جہاد کا حقیقی تعارف جان سکیں۔
- غزوہ اور سریہ کا معنیٰ ومفہوم اور فرق جان سکیں۔
- غزوات کی ضرورت واہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- غزوۂ بدر، اُحد اور خندق کے پس منظر اور واقعات کے متعلق اجمالی طور پر جان سکیں۔
- غزوۂ بدر، اُحد اور خندق کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد وثمرات کو جان سکیں۔

غزواتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مراد وہ جنگیں ہیں جن کی نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے براہ راست قیادت فرمائی۔ ان جنگوں کا مقصد دین کی حفاظت اور امن وامان کا قیام تھا۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے جو کوشش کی جائے اُسے جہاد فی سبیل اللہ کہتے ہیں۔ جہاد ایک اہم اسلامی فریضہ ہے۔

مزید جانیے!

سریہ سے مراد وہ جنگ ہے جس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شریک نہیں ہوئے اور جنگ کے لیے لشکر کو روانہ فرمایا۔ سریہ کے لفظی معنیٰ فوج کی چھوٹی ٹکڑی کے ہیں۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے کفارِ مکہ کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ کے یہود اور دیگر اسلام دشمن قبائل بھی سخت پریشان تھے۔ وہ کسی طور بھی مسلمانوں کو ایک اُمت تسلیم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اپنے اسی ناپاک ارادے کو انجام دینے کے لیے انھوں نے مسلمانوں کے خلاف کئی جنگیں لڑیں۔ ان غزوات میں کافروں نے اسلام کے خلاف اپنی تمام تر کوششیں صرف کیں۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے غزوات کی تعداد 27 ہے۔

غزوۂ بدر

غزوۂ بدر حق وباطل کے درمیان ہونے والا پہلا معرکہ ہے۔ یہ غزوہ 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوا۔ کفارِ مکہ کے لشکر کی قیادت ابوجہل کر رہا تھا، جو فوجی ساز وسامان اور اسلحے سے لیس ایک ہزار کا جنگی لشکر لے کر مدینہ منوّرہ پر حملہ آور ہونے کی نیّت سے میدانِ بدر کی طرف روانہ ہوا۔ اسلامی لشکر تین سو تیرہ مجاہدین پر مشتمل تھا، جو سواریوں اور اسلحے کی شدید کمی کے باوجود جذبۂ ایمانی سے سرشار تھا۔ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں غزوۂ بدر کے دن کو یوم الفرقان (فیصلے کا دن) کہا گیا ہے۔ غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے بھیج کر مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

غزوۂ اُحد

غزوۂ اُحد 3 ہجری کو مدینہ کے مضافات میں اُحد پہاڑ کے قریب ہوا۔ اس جنگ میں کافروں کا سردار ابوسفیان تھا۔ اس لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ اسلامی لشکر میں سات سو مجاہدین شامل تھے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں اسلامی لشکر نے اُحد پہاڑ کے قریب پڑاؤ

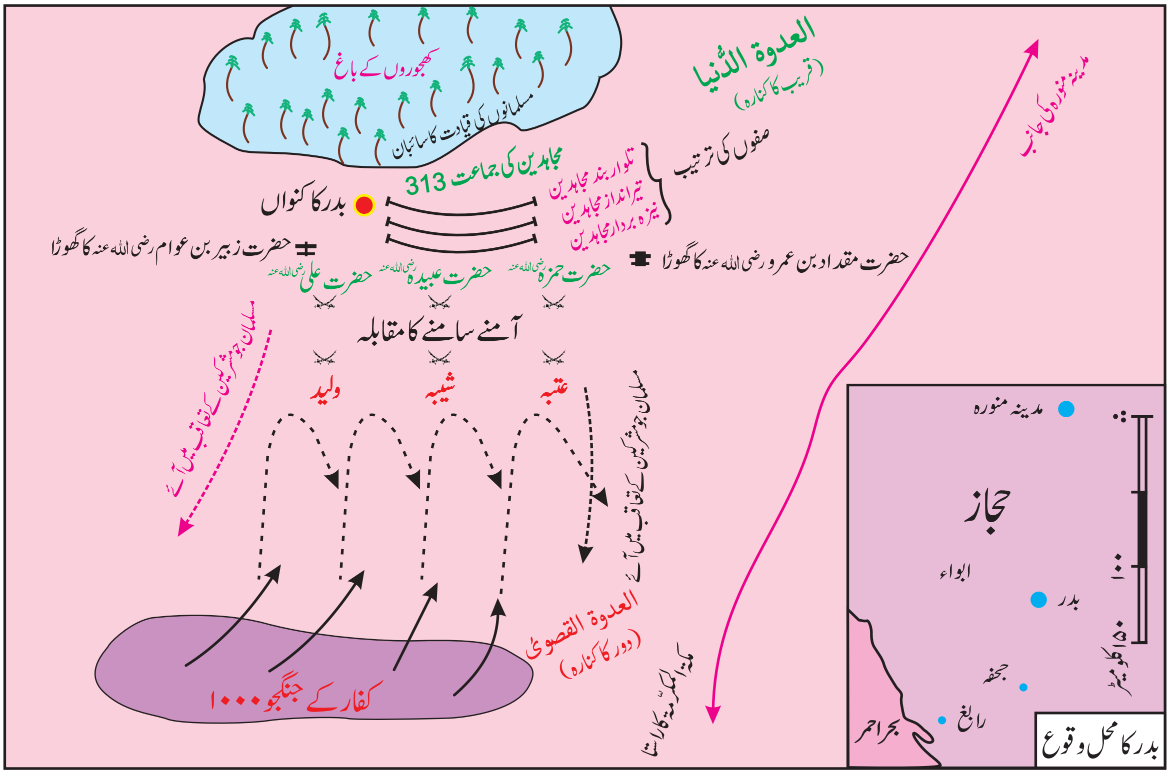

غزوہ بدر کے موقع پر مسلمانوں اور کفّارِ مکّہ کے لشکر کی صف بندی کا منظر

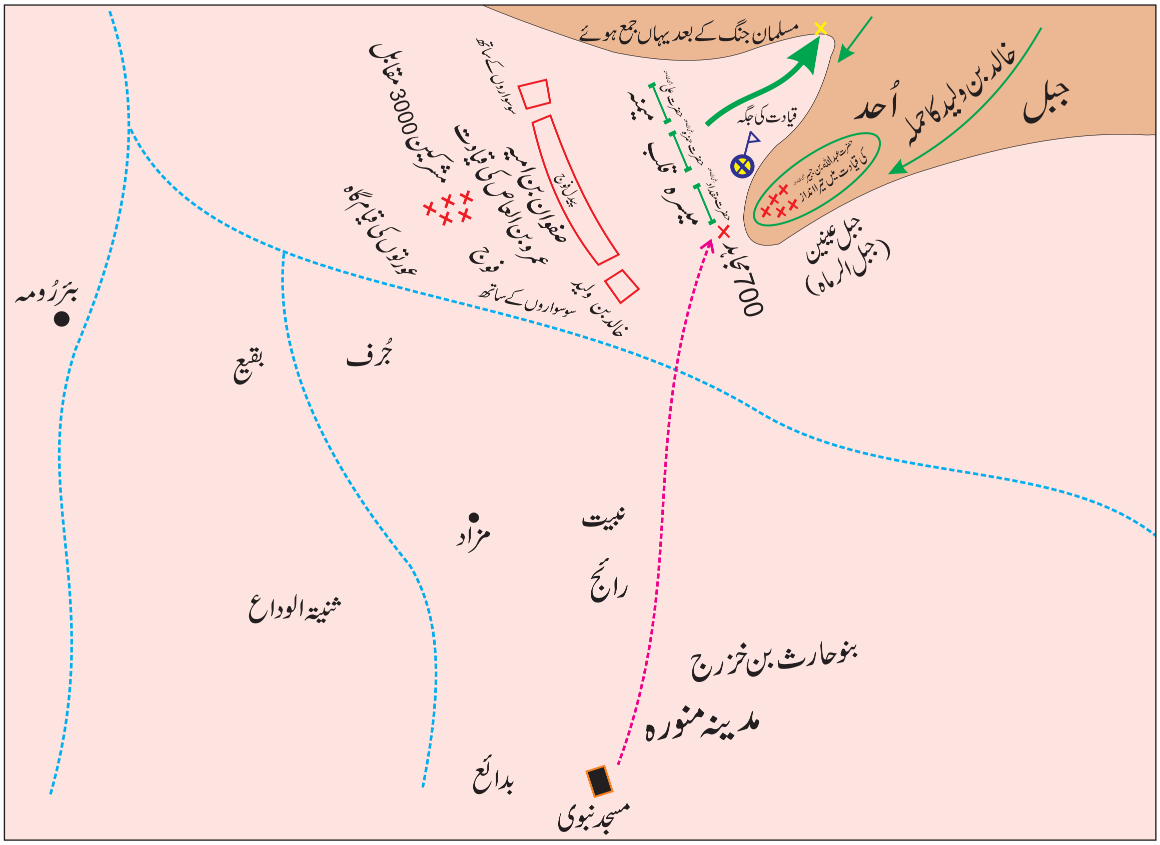

غزوہ اُحد کے موقع پر مسلمانوں اور کفّارِ مکّہ کے لشکر کی صف بندی کا منظر

ڈالا۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ درّے پر مقرر فرمایا اور انھیں درّہ نہ چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔ مسلمانوں نے نہایت بہادری سے کافروں کا مقابلہ کیا۔ کفار مکہ بے بس ہو کر جنگ سے فرار ہونے لگے۔ یہ دیکھ کر درّے پر موجود اکثر مجاہدین مالِ غنیمت سمیٹنے کے لیے درّے سے نیچے آئے۔ کفّار نے جب درّہ خالی دیکھا تو پلٹ کر مسلمانوں پر حملہ کیا۔ اس اچانک حملے سے تقریباً ستّر (70) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم شہید ہو گئے۔ شہدا میں حضرت امیر حمزہ، مصعب بن عمیر اور عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنھم جیسے نامور صحابہ کرام بھی شامل تھے۔ اس جنگ میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم بھی زخمی ہو گئے اور یہ خبر پھیل گئی کہ خدانخواستہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم شہید ہو گئے ہیں۔ مسلمان پریشان ہو گئے اور اسلامی لشکر بکھر گیا۔ اس نازک موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے اسلامی لشکر کو دوبارہ جمع کیا اور کامیابی کے نشے میں مکّہ مکرّمہ واپس جانے والے کفّار کے لشکر کا جارحانہ انداز میں تعاقب کیا۔ کفّارِ مکّہ کو جب یہ خبر ملی کہ اسلامی فوج ان کے تعاقب میں آرہی ہے تو انھوں نے مسلمانوں کے غیظ و غضب سے بچنے کے لیے مقابلہ کرنے کی بجائے راہِ فرار اختیار کی اور واپس مکّہ مکرّمہ آ کر دم لیا۔

جاننے کی بات!

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکل و صورت میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم سے بہت زیادہ مشابہ تھے۔ جب وہ شہید ہوئے تو افواہ پھیل گئی کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم شہید ہو گئے ہیں۔

غزوۂ خندق

غزوۂ خندق 5 ہجری میں ہوا۔ قریش مکہ نے یہودیوں اور دیگر کافر قبیلوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کی۔ اس خبر کی اطلاع ملتے ہی نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی۔ جب ابو سفیان نے دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ کیا تو وہ خندق دیکھ کر حیران اور پریشان رہ گیا۔ کافروں نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کر لیا اور خندق عبور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ مدینہ منورہ کے گرد محاصرے کو کئی دن گزر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی غیبی مدد کی۔ ایک رات شدید طوفان آیا، جس نے دشمنوں کے خیموں کو اکھاڑ دیا۔ وہ راتوں رات میدان خالی کر کے بھاگ گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کو فتح سے نوازا۔ غزوۂ خندق کو "غزوۂ احزاب" بھی کہا جاتا ہے۔

ان غزوات میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے بہترین حکمت عملی اپنانے کے ساتھ ساتھ مساوات، رحم دلی اور عفو و درگزر کی ایسی مثال پیش کی، جس سے نہ صرف دشمنوں کو شکست ہوئی بلکہ کئی لوگوں کو راہِ ہدایت پر لانے کا سبب بھی بنی۔ پورے عرب پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ قائم ہو گیا۔ مسلمانوں کے یقین اور ایمان میں اضافہ ہوا۔ مسلمانوں کو اسلام کی تبلیغ کرنے کا بھرپور موقع میسر آیا۔

غزواتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم میں ہمارے لیے ایک اہم سبق ہے کہ فتح و شکست کا انحصار تعداد پر نہیں، بلکہ ایمانی جذبے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ حق پر قائم رہنے والوں کی ہمیشہ مدد کرتا ہے، انھیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اخلاص، استقامت اور ثابت قدمی اختیار کریں۔ تکالیف اور مصائب میں صبر کریں۔صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں اور صرف اسی سے مدد مانگیں۔

یاد رکھیں!

خندق کی لمبائی ساڑھے تین میل، چوڑائی پندرہ فٹ اور گہرائی اکیس فٹ تھی۔

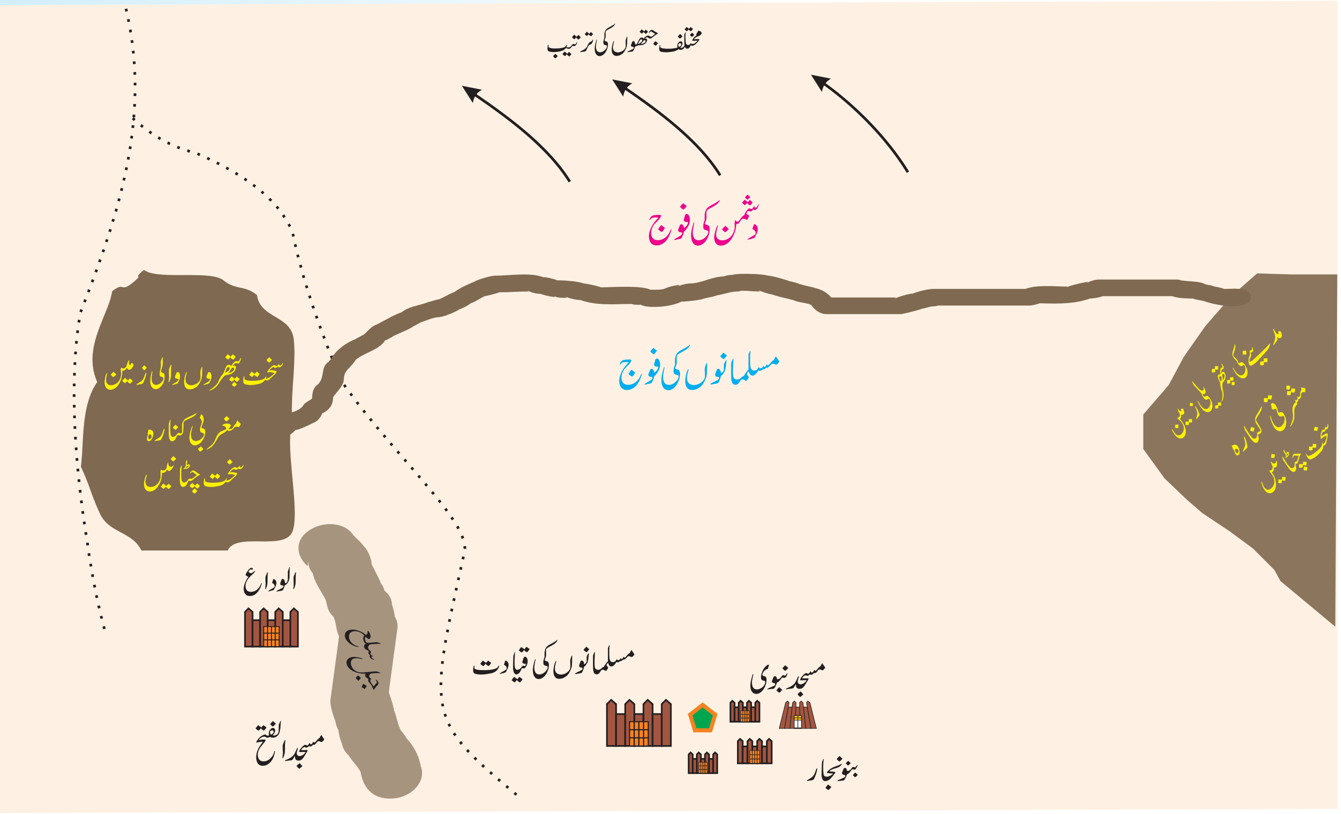

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ جس جنگ میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے شرکت کی ہو، اسے کہتے ہیں:

الف۔ غزوہ   ب۔ سریہ   ج۔ قتال   د۔ حرب

ب۔ خندق کی چوڑائی تھی:

الف۔ 12فٹ   ب۔ 13فٹ   ج۔ 14فٹ   د۔ 15فٹ

ج۔ غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر کی تعداد تھی:

الف۔ تین سو بارہ   ب۔ تین سو تیرہ   ج۔ تین سو چودہ   د۔ تین سو پندرہ

د۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے درّے پر مقرر فرمایا:

الف۔ پچاس تیراندازوں کو ب۔ ساٹھ تیراندازوں کو ج۔ ستّر تیراندازوں کو د۔ اسّی تیراندازوں کو

ہ۔ غزوۂ خندق میں خندق کھودنے کا مشورہ دیا:

الف۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ب۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ج۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے د۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حق و باطل کے درمیان ہونے والا پہلا معرکہ ________ ہے۔

ب۔ غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ________ بھیج کر مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

ج۔ غزوۂ خندق میں کافروں نے مدینہ منورہ کے گرد کئی ________ تک محاصرہ جاری رکھا۔

د۔ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں مسلمانوں کو ________ سے نوازا۔

ہ۔ غزواتِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بعد پورے عرب پر ________ کا رعب و دبدبہ قائم ہو گیا۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ جہاد کا کیا مطلب ہے؟

ب۔ غزوہ کا مفہوم بیان کریں۔

ج۔ غزوۂ خندق کا دوسرا نام کیا ہے؟

د۔ غزواتِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ غزواتِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا تعارف لکھیں۔

ب۔ غزواتِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے نتائج و فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- جزیرہ عرب کے نقشے کی مدد سے غزوات کا زمانی جدول چارٹ پر بنائیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- کمرا جماعت میں غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بارے میں ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو نقشہ جات کی مدد سے غزوات کے اہم مقامات کی نشان دہی کرتے ہوئے، جنگ کا نقشہ سمجھائیں نیز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مشہور جگہوں کی شناخت کروائیں۔
- طلبہ کو اطاعتِ امیر کی اہمیت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد سے آگاہ کریں نیز مشاورت کی اہمیت اور آداب سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کے درمیان "غزوات النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم" کے موضوع پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

اَخلاق و آداب

(1) رواداری

حاصلاتِ تَعَلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- رواداری کے معنیٰ و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- سماجی ہم آہنگی میں رواداری کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- اسلامی تعلیمات اور اسوۂ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں گروہی، مذہبی، مسلکی، علاقائی اور لسانی عدم برداشت سے اجتناب کر سکیں۔
- رواداری کے معاشرتی فوائد و اثرات جان سکیں۔

فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

جس نے کسی غیر مسلم شہری کو ہلاک کیا، وہ جنّت کی خوش بُو بھی نہ سُونگھ سکے گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، حدیث: 2686)

رواداری کے معنیٰ ہیں: برداشت کرنا اور دوسروں کا لحاظ کرنا۔

دینِ اسلام میں دوسروں کے مذہبی عقائد، جذبات اور رسم و رواج کا لحاظ رکھنا اور اُن کو برداشت کرنا رواداری کہلاتا ہے۔

دنیا میں مختلف عقائد کے لوگ ہیں۔ دینِ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ دوسروں کو اپنے عقیدے پر قائم رہنے کا حق دیا جائے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رواداری سے پیش آیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ (سورۃ البقرۃ، آیت: 256)

ترجمہ: دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت میں رواداری کے بہت زیادہ واقعات ملتے ہیں۔ نجران سے مسیحیوں کا ایک وفد آیا، ان سب کو مسجدِ نبوی میں ٹھہرایا گیا اور اِن کا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے انھیں اسلام کی دعوت پیش کی، لیکن انھوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے انھیں مسجدِ نبوی کے ایک گوشے میں اپنے طریقے سے عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔ یہ رواداری کی بہت بڑی مثال ہے۔

دینِ اسلام نے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا درس دیا۔ عہدِ خلافت راشدہ میں بھی غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا احترام برقرار رکھا گیا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے کبھی بھی مذہب کے معاملے میں جبر کا رویہ اختیار نہیں کیا۔

ارشادِ ربّانی ہے:

وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

(سورۃ الانعام، آیت: 108)

ترجمہ: اور جنھیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں اُنھیں بُرا مت کہو پس (ایسا نہ) کہ وہ بھی علم کے بغیر زیادتی کرتے ہوئے اللہ کو بُرا بھلا کہنے لگیں۔

کسی کو خوش کرنے کے لیے عقیدہ یا نظریہ بدلنا رواداری نہیں کہلاتا۔ رواداری کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ غیر مسلموں کو خوش کرنے کے لیے ہم دینِ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیں۔ بلاشبہ اسلام غیر مسلموں کو بہت سے حقوق دیتا ہے۔

ہمارے ملک میں مختلف عقائد اور مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ اس لیے ہمیں ایک دوسرے کے مذہبی عقائد اور معاشرتی رسم و رواج کا احترام کرنا چاہیے۔ کسی کو اس کے مذہب، علاقے، رنگ یا نسل کی وجہ سے تنگ نہ کیا جائے۔ ہر انسان کے بنیادی اور فطری حقوق برابری کی بنیاد پر ادا کیے جائیں۔ ایسا معاشرہ ہی سماجی ہم آہنگی اور رواداری کی جیتی جاگتی مثال بن سکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں نے سیکڑوں سال تک شان دار حکومت کی۔ اس پورے دور میں انھوں نے غیر مسلموں کے ساتھ رواداری کا برتاؤ کیا۔

رواداری کے فوائد

- جس معاشرے میں رواداری ہو، اس معاشرے میں ہر طرف امن ہوتا ہے۔
- ایک دوسرے کی رائے اور جذبات کے احترام کا سبق ملتا ہے۔
- رواداری انسان میں صبر و تحمل اور عفو و درگزر جیسی اعلیٰ صفات پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ بحیثیت مسلمان نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے معاشرے میں رواداری کی فضا قائم کریں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ رواداری کے معنی ہیں:

الف۔ پیروی کرنا　ب۔ برداشت کرنا　ج۔ معاف کرنا　د۔ حق ادا کرنا

ب۔ دوسروں کے مذہبی عقائد، جذبات اور رسم و رواج کا لحاظ رکھنا کہلاتا ہے:

الف۔ صبر و تحمل　ب۔ رواداری　ج۔ قناعت پسندی　د۔ رحم دلی

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں مسیحیوں کا ایک وفد آیا:

الف۔ طائف سے　ب۔ یمن سے　ج۔ نجران سے　د۔ ثقیف سے

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے نجران کے مسیحیوں کے وفد کو ٹھہرایا:

الف۔ مسجدِ نبوی میں　ب۔ صحنِ کعبہ میں　ج۔ مسجدِ قباء میں　د۔ بیت المقدس میں

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ دین میں کوئی ________ نہیں۔

ب۔ اسلام غیر مسلموں کو بہت سے ________ دیتا ہے۔

ج۔ ہمارے ملک میں مختلف عقائد اور ________ کے لوگ رہتے ہیں۔

د۔ دوسروں کے ________ اور معاشرتی رسم و رواج کا لحاظ رکھنا رواداری ہے۔

ہ۔ رواداری سے معاشرے میں ________ پیدا ہوتا ہے۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ رواداری سے کیا مراد ہے؟

ب۔ رواداری کے کوئی سے دو فائدے تحریر کریں۔

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نجران کے مسیحی وفد سے کیسا سلوک فرمایا؟

د۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا درس کیسے دیا؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں رواداری کی اہمیت تحریر کریں۔

ب۔ پاکستانی معاشرے میں امن و ترقی قائم کرنے کے لیے رواداری کا کردار بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- رواداری اور برداشت کے عنوان پر ایک تقریر یا خاکہ تیار کریں اور اسمبلی میں پیش کریں۔
- ہم اپنے اسکول، محلے یا گلی میں رواداری پر کیسے عمل کر سکتے ہیں؟ اپنی کاپی میں چند نکات تحریر کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی زندگی سے رواداری کے واقعات سنائیں۔
- طلبہ کو سماجی ہم آہنگی میں رواداری کی اہمیت اور اس کے معاشرے پر مرتب ہونے والے اثرات سے آگاہ کریں۔

(2) عفوودرگزر اور رحم دلی

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- عفوودرگزر اور رحم دلی کے معانی و مفاہیم جان سکیں۔
- عفوودرگزر اور رحم دلی کی اہمیت جان سکیں۔
- سیرتِ نبوی کی روشنی میں عفوودرگزر اور رحم دلی کے واقعات جان سکیں۔
- عفوودرگزر اور رحم دلی کے معاشرتی فوائد جانتے ہوئے روزمرّہ زندگی میں ان صفات کو اپنا سکیں۔

عفوودرگزر سے مراد کسی کی غلطی اور کوتاہی کو معاف کر دینا اور اس سے بدلہ نہ لینا ہے۔ رحم دلی کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آنا۔ عفوودرگزر اور رحم دلی دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے بھی ان صفات کو اپنائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اور اُنھیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں بخش دے اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ النور، آیت: 22)

اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو بے حد پسند کرتا ہے جو اپنے غصے پر قابو رکھتے ہیں اور دوسروں کو معاف کر دیتے ہیں۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

معاف کر دینے سے اللہ بندے کی عزت بڑھاتا ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ والآداب، حدیث: 2588)

پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود بھی سراپا رحمت تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اہلِ ایمان کو ایک دوسرے پر رحم کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا خاص لقب رحمۃ للعالمین ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

> **یاد رکھیں!**
> پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا۔

تم اہلِ زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، حدیث: 333)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ عفوودرگزر اور رحم دلی کی سب سے بہترین مثال ہے۔ ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے۔ ایک مشرک کہیں سے آنکلا اور اس نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف تلوار سونت کر کہا، ''تمھیں مجھ سے کون بچائے گا؟'' آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، ''مجھے اللہ بچائے گا۔'' یہ سنتے ہی وہ کانپ گیا اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تلوار اُٹھائی اور فرمایا، ''تمھیں مجھ سے کون بچائے گا؟'' اب وہ معافی مانگنے لگا اور رحم کی درخواست کرنے لگا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُسے معاف فرما دیا اور وہ شخص مسلمان ہو گیا۔

غزوۂ اُحد میں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہادری سے لڑ رہے تھے، ایک غلام وحشی بن حرب نے پیچھے سے چھپ کر حملہ کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔ یہی غلام وحشی بن حرب جب مسلمان ہونے کے بعد معافی کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے معاف فرما دیا۔ مشرکین مکہ کے مظالم کی وجہ سے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا شہر مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا۔ فتح مکہ کے بعد مشرکین بہت خوف زدہ تھے کہ نہ جانے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے۔ اس کے باوجود نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان فرمایا۔

> **فرمانِ مُصطفٰی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ**
>
> جو شخص نرم عادت سے محروم رہا، وہ بھلائی سے محروم رہا۔
>
> (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، حدیث:2592)

جس طرح ہمارے پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوسروں کی غلطیوں کو معاف فرماتے تھے، ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے ساتھیوں کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا کریں، غصے پر قابو پانا سیکھیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی کا رویہ اپنائیں۔ لڑائی جھگڑے سے گریز کریں۔ بڑوں کے ساتھ ادب واحترام اور چھوٹوں سے محبت کا رویہ اپنائیں۔

عفوودرگزر اور رحم دلی کے فوائد

عفوودرگزر اور رحم دلی کا رویہ اپنانے سے:

- آپس میں محبت بڑھتی ہے اور دل صاف رہتے ہیں۔
- ایک دوسرے کے لیے عزت اور احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- معاشرے میں امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔
- دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے:

الف۔ غزوۂ بدر میں　ب۔ غزوۂ احد میں　ج۔ غزوۂ خندق میں　د۔ غزوۂ خیبر میں

ب۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس موقع پر عام معافی کا اعلان کیا؟

الف۔ میثاقِ مدینہ　ب۔ صلح حدیبیہ　ج۔ فتح مکہ　د۔ حلف الفضول

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا خاص لقب ہے:

الف۔ رحمۃ للعالمین　ب۔ ذبیح اللہ　ج۔ روح اللہ　د۔ کلیم اللہ

د۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے عام معافی کا اعلان فرمایا:

الف۔ عتبہ کے لیے ب۔ ولید کے لیے ج۔ وحشی بن حرب کے لیے د۔ شیبہ کے لیے

ہ۔ جس شخص میں نرمی نہیں، وہ محروم رہتا ہے:

الف۔ بھلائی سے ب۔ مال و دولت سے ج۔ رُتبے سے د۔ شہرت سے

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ درگزر کا مطلب ______________ ہے۔

ب۔ مشرکین مکہ کی وجہ سے نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو اپنا شہر ______________ چھوڑنا پڑا۔

ج۔ عفو و درگزر اور رحم دلی دونوں اللہ تعالیٰ کی ______________ میں سے ہیں۔

د۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو بے حد پسند کرتا ہے جو اپنے ______________ پر قابو رکھتے ہیں۔

ہ۔ ہمارے پیارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم دوسروں کی غلطیوں کو ______________ کر دیتے تھے۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ عفو و درگزر سے کیا مراد ہے؟

ب۔ رحم دلی کا مطلب کیا ہے؟

ج۔ رحم دلی کے متعلق ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے دشمنوں سے کیسا طرزِ عمل اختیار فرمایا؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں عفو و درگزر اور رحم دلی کی اہمیت واضح کریں۔

ب۔ عملی زندگی میں عفو و درگزر اور رحم دلی اپنانے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اگر آپ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے، تو کیا آپ اپنے دوست یا بہن بھائی سے معذرت کرتے ہیں؟ اس سے متعلق ایک خاکہ مرتب کریں۔
- کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ آپ کی غلطی کو معاف کر دیں اور کیوں؟

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو قرآن و سنّت کی روشنی میں عفو و درگزر اور رحم دلی کی اہمیت بتائیں۔
- طلبہ کو عفو و درگزر اور رحم دلی عملی زندگی میں اپنانے کی ترغیب دیں اور سیرت طیبہ سے مزید واقعات سنائیں۔

(3) کفایت شعاری

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- کفایت شعاری کا مفہوم جان سکیں۔ کفایت شعاری اور بخل میں فرق کر سکیں۔ کفایت شعاری کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- اسراف کے نقصانات اور کفایت شعاری کے ذاتی و معاشرتی فوائد و ثمرات سے آگاہ ہو سکیں۔
- سیرتِ نبوی کی روشنی میں کفایت شعاری کے واقعات جان سکیں۔
- دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے کفایت شعاری کی اہمیت سے روشناس ہو سکیں اور اپنی زندگیوں میں کفایت شعاری کا رویہ اپنا سکیں۔

مزید جانیے!

بخل کرنے والے شخص کو "بخیل" کہتے ہیں۔

کفایت شعاری سے مراد اپنے مال و دولت کو ضروریات کے مطابق خرچ کرنا، اعتدال، توازن اور میانہ روی کا راستہ اختیار کرنا اور غیر ضروری اخراجات سے پرہیز کرنا ہے۔ اسلام نے خرچ کرنے کے حوالے سے کچھ حدود و قیود مقرّر کی ہیں۔ ان کے اندر رہتے ہوئے خرچ کرنا کفایت شعاری ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک (وہ اللہ) حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ الاعراف، آیت:31)

دین اسلام کی تعلیم کے مطابق ہم جتنی بھی دولت کے مالک ہوں، اپنی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا غلط ہے۔ ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا اسراف کہلاتا ہے۔ ہمیں خرچ کرتے ہوئے کفایت شعاری سے بھی کام لینا چاہیے اور اسراف سے بھی بچنا چاہیے۔

قرآن مجید میں ہے:

بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت:27)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بھی فضول خرچی سے منع فرمایا ہے:

کھاؤ پیو، پہنو اور صدقہ کرو، اس میں فضول خرچی ہو نہ تکبر۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، حدیث:3605)

پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تمام کاموں میں میانہ روی سے کام لیتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جس نے خرچ کرنے میں اعتدال سے کام لیا، وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (مسند احمد، حدیث:4269)

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو وضو میں بھی زیادہ پانی استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح ایک مرتبہ حج کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جو چادر اوڑھ رکھی تھی اس کی قیمت چار درہم سے زیادہ نہ تھی جو نہایت معمولی قیمت تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سادہ غذا اور سادہ لباس استعمال کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ساری زندگی کفایت شعاری اور سادگی کا بہترین نمونہ ہے۔

اپنی جائز ضروریات کو کم سے کم خرچ میں پورا کرنا اور فضول خرچی نہ کرنا ہی دراصل کفایت شعاری ہے۔ جس طرح ہمارے دین نے ہمیں بے جا خرچ کرنے سے منع کیا ہے، اسی طرح خرچ کرنے کے موقع پر خرچ نہ کرنا بُرا عمل ہے اور یہ بخل ہے۔ ہمیں بخل سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔

فرد کی زندگی کی بات ہو، ایک خاندان یا معاشرے کی، کفایت شعاری ہر جگہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ کفایت شعاری نہ کرنے کی وجہ سے نہ صرف خاندان کی زندگی متاثر ہوتی ہے بلکہ معاشرے پر بھی اس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔ اگر ہم بچت کی عادت نہیں اپنائیں گے، تو مشکل حالات میں ہمیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

یاد رکھیں!

انسان کی عزت اور وقار، عمدہ اور مہنگا لباس پہننے کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس کے عمدہ اخلاق و کردار کی وجہ سے ہے۔

اسراف کے نقصانات

- فضول خرچی انسان کو دوسروں کا محتاج بناتی ہے۔
- فضول خرچ شخص اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناجائز طریقے اختیار کرتا ہے۔
- فضول خرچی انسان کو حرام کمائی پر اُکساتی ہے۔

کفایت شعاری اپنانے کے فوائد

- کفایت شعاری زندگی کو آسان بناتی ہے۔
- کفایت شعاری اختیار کرنے والا کبھی تنگ دست نہیں ہوتا۔
- کفایت شعاری اختیار کرنے سے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔
- ضرورت کے وقت دوسروں کی مدد کرنا آسان ہوتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم خرچ کرنے میں ہمیشہ کفایت شعاری اختیار کریں یعنی نہ تو فضول خرچی کریں اور نہ ہی کنجوسی سے کام لیں۔ اپنی ضروریات کو اپنی حدود میں رہتے ہوئے پورا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کر سکیں اور دنیا اور آخرت میں کامیاب زندگی گزار سکیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ غیر ضروری اخراجات سے پرہیز کرنا کہلاتا ہے:

الف۔ دیانت داری ب۔ امانت داری ج۔ وفا شعاری د۔ کفایت شعاری

ب۔ میانہ روی اختیار کرنے والا شخص کبھی نہیں ہوتا:

الف۔ خوش حال ب۔ تنگ دست ج۔ مطمئن د۔ رئیس

ج۔ فضول خرچی انسان کو اُکساتی ہے:

الف۔ خود احتسابی پر　　ب۔ ہٹ دھرمی پر　　ج۔ حرام کمائی پر　　د۔ غلامی پر

د۔ کنجوسی کرنے والا شخص کہلاتا ہے:

الف۔ کفایت شعار　　ب۔ بخیل　　ج۔ اعتدال پسند　　د۔ سخی

ہ۔ قرآن مجید میں فضول خرچ کو بھائی قرار دیا گیا ہے:

الف۔ شیطان کا　　ب۔ کافر کا　　ج۔ منافق کا　　د۔ فاسق کا

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ________________ لباس استعمال کرتے تھے۔

ب۔ انسان کی عزت اور وقار اس کے عمدہ ________________ کی وجہ سے ہے۔

ج۔ اسلام نے خرچ کرنے کے حوالے سے کچھ ________________ مقرر کی ہیں۔

د۔ فضول خرچی انسان کو دوسروں کا ________________ بناتی ہے۔

ہ۔ کفایت شعاری انسان کی زندگی کو ________________ بناتی ہے۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ کفایت شعاری سے کیا مراد ہے؟

ب۔ اسراف کیا ہے؟

ج۔ بخل کسے کہتے ہیں؟

د۔ فضول خرچی کے بارے میں قرآن مجید میں کیا حکم آیا ہے؟

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں کفایت شعاری کی اہمیت بتائیں۔

ب۔ اسراف کے نقصانات اور دو صورتیں بتائیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- بچت کا شعور اُجاگر کرنے کے لیے طلبہ اپنی جیب خرچ کے استعمال کا ایک گوشوارہ بنائیں۔
- طلبہ ان کاموں کی فہرست بنائیں جہاں جہاں آپ کفایت شعاری سے کام لے سکتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو کفایت شعاری کے فوائد و ثمرات آسان اور سادہ پیرائے میں مثالیں دے کر سمجھائیں۔ نیز انھیں عملی زندگی میں کفایت شعاری اپنانے کی ترغیب دلائیں۔
- طلبہ کو سیرت کی مستند کتاب سے کفایت شعاری کے متعلق اسوۂ حسنہ اور حیاتِ صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنھم سے مثالیں بیان کریں۔

باب پنجم

حسنِ معاملات ومعاشرت

(1) ایفائے عہد

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سُنّت کی روشنی میں:

- ایفائے عہد کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- ایفائے عہد کی اہمیت وفضیلت سمجھ سکیں۔
- نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ اور سیرتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ایفائے عہد کی مثالیں جان سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں ایفائے عہد کی صفت کو اپنا سکیں۔
- ایفائے عہد کے معاشرتی فوائد اور عہد شکنی کے نقصانات جان سکیں۔

ایفائے عہد دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ ایفاء کے معنیٰ پورا کرنا اور عہد کے معنی وعدہ کے ہیں۔ وعدہ پورا کرنے کو ایفائے عہد کہتے ہیں۔

اسلام میں وعدے کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ ایک مسلمان جب کلمہ طیّبہ کا اقرار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ عہد کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں اور سنّتِ نبوی کی پیروی میں گزارے گا۔ قرآن مجید میں وعدے کی پابندی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فرمانِ الٰہی!
اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟
(سورۃ التوبۃ، آیت: 111)

وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا ۝۳۴ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت: 34)

ترجمہ: اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

عہد پورا کرنا ایمان والوں کی اہم صفت ہے اور وعدہ خلافی کو منافق کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص اپنے وعدوں کا خیال نہیں رکھتا نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق وہ دین سے محروم ہو جاتا ہے۔

اور جو شخص وعدے کی پابندی نہیں کرتا، اس کا کوئی دین نہیں۔ (مسند احمد: 5140)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر حال میں وعدے کی پابندی کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ میں کافروں کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا اُس کی ایک شرط یہ تھی کہ صلح کے بعد جو شخص مکہ مکرمہ سے مسلمان ہو کر مدینہ منورہ پہنچے گا، اُسے واپس کر دیا جائے گا۔

یہ معاہدہ ابھی لکھا جا رہا تھا کہ مکّہ مکرّمہ سے حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے زخمی حالت میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آ گئے۔ مسلمان ان کو اس حال میں دیکھ کر بے چین ہو گئے لیکن نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معاہدے کی وجہ سے انھیں واپس کفار کے حوالے کر دیا۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بھی تاکید فرماتے تھے کہ اپنا وعدہ ہر حال میں پورا کریں۔

غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کی بنا پر مجاہدین کی سخت ضرورت تھی۔لڑائی سے پہلے دو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ! ہم مدینہ منورہ آرہے تھے کہ راستے میں کافروں نے ہمیں پکڑ لیا اور پھر اس شرط پر رہا کیا کہ ہم لڑائی میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہیں دیں گے، لیکن یہ مجبوری کا عہد تھا۔ ہم کافروں کے خلاف ضرور لڑیں گے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا اور عہد کی پاس داری کا حکم دیا۔

وعدہ خلافی بے حد ناپسندیدہ عمل ہے۔ جو شخص وعدہ پورا نہیں کرتا، لوگ اسے جھوٹا سمجھتے ہیں۔ وعدہ خلافی اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور دنیا میں ذلت و رسوائی کا سبب بنتی ہے۔

وعدے کی مختلف صورتیں ہیں جن میں طے شدہ وقت اور مقام پر پہنچنا، کسی خاص وقت پر کام کرنا اور مخصوص مدت میں رقم ادا کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری ذِمّہ داریاں بھی ایک عہد ہے۔ ڈاکٹر، انجینئر، پولیس، فوجی، صحافی، سیاست دان، علماء، آفیسر، استاد، جج اور حکمران جب کوئی ذِمّہ داری لے لیتے ہیں تو گویا اپنی قوم سے وعدہ کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم اپنے فرائض نہایت دیانت داری سے ادا کریں گے۔

ایفائے عہد کے فوائد

- وعدہ پورا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔
- ایفائے عہد کرنے والے کے لیے آخرت میں بڑے اجر کا وعدہ ہے۔
- وعدہ پورا کرنے سے آپس میں یقین اور اعتماد بڑھتا ہے۔
- معاشرے میں عزت بڑھتی ہے۔
- وعدہ پورا کرنا زندگی میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

فرمانِ مُصطفٰی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اُس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اُس میں خیانت کرتا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الوصایا، حدیث: 33)

بحیثیت طالب علم ہمارا فرض ہے کہ ہم ہمیشہ وعدے کی پابندی کریں۔ دل لگا کر پڑھیں۔ وقت کا صحیح استعمال کریں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ ایفاء کے معنی ہیں:

الف۔ بدل دینا ب۔ پورا کرنا ج۔ نیت کرنا د۔ ارادہ کرنا

ب۔ عہد کے معنی ہیں:

الف۔ صبر ب۔ درگزر ج۔ تحمل د۔ وعدہ

ج۔ حدیث مبارک کے مطابق منافق کی تین نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

الف۔ وعدہ خلافی　ب۔ چغل خوری　ج۔ فضول خرچی　د۔ فضول گوئی

د۔ حضرت ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس معاہدے کی وجہ سے مکّہ مکرمہ واپس بھیج دیا گیا؟

الف۔ حلف الفضول　ب۔ مقاطعۂ شعبِ ابی طالب　ج۔ صلح حدیبیہ　د۔ میثاقِ مدینہ

ہ۔ ایفائے عہد سے آپس میں بڑھتا ہے:

الف۔ اختلاف　ب۔ اعتماد　ج۔ نفاق　د۔ بغض

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ وعدے کے بارے میں ____________ کے دن پوچھا جائے گا۔

ب۔ ہماری ذمہ داریاں بھی ایک ____________ ہیں۔

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر حال میں ____________ کی پابندی کرتے تھے۔

د۔ وعدہ خلافی بے حد ____________ عمل ہے۔

ہ۔ وعدہ خلافی دنیا میں ____________ کا سبب بنتی ہے۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ ایفائے عہد سے کیا مراد ہے؟　ب۔ ایفائے عہد کے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ وعدے کی پابندی کے متعلق نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ایک فرمان تحریر کریں۔

د۔ عہد شکنی کا کیا نقصان ہوتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے ایفائے عہد کا ایک واقعہ تحریر کریں۔

ج۔ ایفائے عہد کی عملی زندگی میں اہمیت بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- جماعت میں اپنے ساتھیوں کو وعدہ پورا کرنے کے ذاتی تجربات کے بارے میں بتائیں۔
- ایفائے عہد کی مختلف صورتوں کے بارے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زندگی سے ایفائے عہد کے واقعات سنائیں۔
- طلبہ کو ترغیب دیں کہ ہر حال میں وعدہ پورا کریں۔

(2) اسلامی اخوت

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- اسلامی اخوّت کے معنیٰ و مفہوم کو جان سکیں۔
- اسلامی اخوّت کی اہمیت کو جان سکیں۔
- اسلامی اخوّت کے فوائد سے آگاہ ہو سکیں اور روزمرہ زندگی میں اخوّت و بھائی چارے کی فضا قائم کر سکیں۔
- نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ اور حیاتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اخوّت کے واقعات جان سکیں۔

اخوّت کا مطلب ہے بھائی چارہ۔ اسلامی اخوّت سے مراد ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

قرآن مجید نے ایمان والوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے، ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (سورۃ الحجرات، آیت:10)

ترجمہ: بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔

فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صحیح مسلم: کتاب الایمان، حدیث:40)

جو شخص بھی کلمۂ طیبّہ کا اقرار کر لیتا ہے وہ اُمّتِ مسلمہ کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس کلمے کی بنیاد پر دنیا بھر کے مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہوں، کسی بھی رنگ اور نسل سے تعلق رکھتے ہوں، کوئی بھی زبان بولتے ہوں، وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اخوّت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب البرّ والصلۃ، حدیث:2564)

اسلام کی آمد سے پہلے عرب ایک غیر مہذّب قوم تھے۔ وہ قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے سے لڑتے تھے۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار کو ان کا بھائی بنا دیا۔ یہ بھائی چارے کا ایسا شاندار نمونہ ہے جس کی پوری دنیا تا قیامت مثال پیش نہیں کر سکتی۔ دراصل انصار اور مہاجرین کے درمیان یہ کلمے کا ہی رشتہ تھا جس کے باعث یہ سب کچھ ممکن ہوا۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو اس موقع پر اخوّت کے ایک ایسے رشتے سے باندھ دیا کہ مسلمان ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔

اخوّت کی بنیاد ایمان اور اسلام ہے، یعنی سب کا ایک رب، ایک رسول، ایک کتاب، ایک قبلہ اور ایک دین ہے۔ اسلام نے رنگ، نسل، ملک و قوم اور زبان کے فرق کو مٹا دیا۔ غلام آزاد ہو گئے، اور انھیں وہ مقام اور مرتبہ ملا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے آقا، میرا سردار کہا گیا۔

فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

مسلمان آپس میں ایک عمارت کی مانند ہیں، جس کا ایک حصّہ دوسرے حصّے کو مضبوط کرتا ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث:6585)

اسلامی اخوّت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے، اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھے۔ ہر ممکن طریقے سے اس کی مدد کرے۔

اسلامی عبادات بھی رشتۂ اخوت کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔ نماز با جماعت میں ہر روز مسلمان پانچ مرتبہ مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ حج کے موقع پر پوری دنیا کے مسلمان رنگ و نسل کی تفریق سے بے نیاز ہو کر خانہ کعبہ میں اکٹھے ہو کر ایک ہی لباس پہن کر ایک ہی طریقے پر مناسک حج ادا کرتے ہیں۔

اخوّت کے فوائد

- اخوت مسلمانوں کے اتحاد کی علامت ہے۔
- اخوّت کی وجہ سے واحد اور مضبوط امت کا تصور پیدا ہوتا ہے۔
- ایک دوسرے کی مدد، خیر خواہی، ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- اخوّت سے مسلمانوں کے درمیان عزت و تکریم کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔

یاد رکھیں!

جو مسلمان اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب الذکر، حدیث: 2580)

اخوّت کے تعلق کی بنا پر سب ایک دوسرے کا فائدہ سوچتے ہیں، دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں، مشکل میں ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس رشتے کی قدر کریں۔ اپنے مسلمان بھائی کی جان و مال اور عزت و آبرو کا خیال کریں۔ ایک دوسرے کی خیر خواہی، بھلائی اور محبت کے جذبے کو قائم رکھیں تاکہ یہ رشتہ ہمیشہ مضبوط رہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اخوت کا مطلب ہے:

الف۔ عفو و درگزر　ب۔ دیانت داری　ج۔ بھائی چارہ　د۔ رحم دلی

ب۔ اخوت کی بنیاد ہے:

الف۔ ایمان اور اسلام　ب۔ طہارت و پاکیزگی　ج۔ عبادت و زہد　د۔ تقویٰ و پرہیز گاری

ج۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایک دوسرے کا قرار دیا ہے:

الف۔ دوست　ب۔ رشتے دار　ج۔ پڑوسی　د۔ بھائی

د۔ حدیث مبارک کے مطابق ایک جسم کی مانند ہیں:

الف۔ کفار　ب۔ اُمتِ مسلمہ　ج۔ یہود　د۔ نصاریٰ

ہ۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اخوت کا رشتہ قائم فرمایا:

الف۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان ب۔ یہود و نصاریٰ کے درمیان

ج۔ یہود اور مسلمانوں کے درمیان د۔ کفار اور مشرکین کے درمیان

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان ______________ کا رشتہ تھا۔

ب۔ اسلام نے رنگ، نسل، ملک و قوم اور زبان کے ______________ کو مٹا دیا۔

ج۔ اسلامی عبادات ______________ کو مضبوط کرتی ہیں۔

د۔ اخوت مسلمانوں کے ______________ کی علامت ہے۔

ہ۔ اخوت سے معاشرے میں ______________ کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ اخوت کا مفہوم واضح کریں۔

ب۔ اخوت کے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ اسلامی اخوت کا کیا تقاضا ہے؟

د۔ دورِ حاضر کے تناظر میں اسلامی معاشرے میں اخوت کی کیا اہمیت ہے؟ واضح کریں۔

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اخوت و بھائی چارے کی اہمیت وفضیلت واضح کریں۔

ب۔ اخوت کے فوائد بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اخوت کے عنوان پر چارٹ بنائیں۔
- موجودہ دَور میں اخوت کی اہمیت و ضرورت کے عنوان پر ایک تقریر تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو موجودہ دور میں امت مسلمہ میں اخوت کی شدید ضرورت کے بارے میں وضاحت سے بتائیں۔
- طلبہ میں اخوت اور بھائی چارے کے جذبے کو بیدار کریں۔

(3) چغل خوری

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- چغل خوری کے معنیٰ و مفہوم سے واقف ہو سکیں۔
- چغل خوری کے متعلق وعید جان سکیں۔
- چغل خوری کے انفرادی اور اجتماعی نقصانات سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنے آپ کو چغل خوری سے بچا سکیں۔

چغل خوری سے مراد دو افراد کو ایک دوسرے سے بد ظن کر کے ان کے درمیان اختلاف پیدا کرنا اور جھگڑا کروانا ہے۔

چغل خوری زبان کے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: اور آپ بات نہ مانیں کسی ایسے شخص کی جو بہت قسمیں کھانے والا بہت گھٹیا ہے۔

(جو) بڑا ہی عیب نکالنے والا چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔ (سورۃ القلم، آیت: 10-11)

چغل خور اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور عذاب کا شکار ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے بھی چغل خوری کو سخت ناپسند کیا ہے اور چغل خور کو بدترین شخص فرمایا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک حدیث میں چغل خور کو سخت وعید سنائی ہے۔

چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم: کتاب الایمان، حدیث: 105)

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''کیا تم کو یہ نہ بتاؤں کہ کیا چیز سخت حرام ہے؟''

پھر فرمایا:

''یہ چغلی ہے جو لوگوں کے درمیان پھیل جاتی ہے۔'' (صحیح مسلم: کتاب البر والصلة، حدیث: 2606)

اس حدیث مبارک سے اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ چغل خوری معمولی گناہ نہیں ہے۔ یہ ہماری نیکیوں کو کھا جاتی ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں میں شامل کر دیتی ہے۔ اسلام چغل خوری کو حرام قرار دیتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ سے کسی کی چغلی کھاتا ہے، تو اس کی بات مان کر، اس کی تائید مت کریں۔ وہ شخص جھوٹا ہے۔

چغل خوری کے نقصانات

- اس سے معاشرے میں اتحاد اور اعتماد کی فضا کو ٹھیس پہنچتی ہے۔
- لوگوں کے درمیان نفرت، بغض اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔
- لوگوں کے باہمی تعلقات متاثر ہوتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی:

ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔
(سورۃ الھمزۃ، آیت: 1)

- چغلی کھانے والے کی ذات سے صرف دوسروں ہی کو نقصان نہیں پہنچتا، وہ خود بھی نقصان اٹھاتا ہے۔

ہمیں اس گناہ سے بچنا چاہیے۔اس سے فساد پھیلتا ہے۔ ہمارا دین ہمیں اس طرح کے منفی اور غلط رویے سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ ایک مسلمان ہمیشہ دوسرے مسلمان کا خیر خواہ اور اس کی عزت کا خیال رکھنے والا ہوتا ہے۔چغل خوری سے بچ کر ہی ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ چغل خوری گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے:

الف۔ آنکھ کے	ب۔ ناک کے
ج۔ ہاتھ کے	د۔ زبان کے

ب۔ حدیث مبارک کے مطابق چغل خور داخل نہیں ہوسکتا:

الف۔ جنت میں	ب۔ مسجد میں
ج۔ عیدگاہ میں	د۔ مکتب میں

ج۔ چغل خوری معاشرے میں سبب بنتی ہے:

الف۔ فساد کا	ب۔ دوستی کا
ج۔ خوش حالی کا	د۔ امن کا

د۔ چغل خور کو آخرت کے دن سامنا کرنا پڑے گا:

الف۔ خوشی کا	ب۔ ندامت کا
ج۔ راحت کا	د۔ خوش حالی کا

ہ۔ کس سورۃ میں چغل خوری کی مذمت کی گئی ہے؟

الف۔ سورۃ الھمزۃ	ب۔ سورۃ الفیل
ج۔ سورۃ الفلق	د۔ سورۃ الناس

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے چغل خور کو ــــــــــــ شخص قرار دیا ہے۔

ب۔ چغلی کھانے سے دلوں میں ــــــــــــ پیدا ہوتی ہے۔

ج۔ چغل خوری سے معاشرے میں ــــــــــــ کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

د۔ چغل خور اللہ تعالیٰ کی ــــــــــــ کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہ۔ ایک مسلمان ہمیشہ دوسرے مسلمان کا ــــــــــــ ہوتا ہے۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ چغل خوری سے کیا مراد ہے؟

ب۔ چغل خوری کی مذمت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے چغل خور کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

د۔ چغلی کرنا کیوں بری عادت ہے؟

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ اسلام میں چغل خوری کی مذمت کس طرح کی گئی ہے؟

ب۔ چغلی کرنے کے نقصانات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اچھی اور بری عادات کی فہرست تیار کریں اور معاشرے پر بری عادات کے مرتب ہونے والے اثرات تحریر کریں۔
- چغلی کے نقصانات کا چارٹ بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو چغل خوری کے معنی و مفہوم بتائیں۔ نیز انھیں چغل خوری کے نقصانات سے آگاہ کریں۔
- چغل خوری کے انفرادی و اجتماعی اثرات سے آگاہ کرتے ہوئے عملی زندگی میں چغل خوری سے بچنے کی تلقین کریں۔

باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(1) حضرت داؤد علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی کے چند واقعات جان سکیں۔
- حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت اور سلطنت کے بارے میں جان سکیں۔

حضرت داؤد علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ آپ علیہ السّلام حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو آسمانی کتاب زبورِ مقدّس عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں آپ علیہ السّلام کو خلیفۃ الارض کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو نبوّت کے ساتھ بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ علیہ السّلام نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ آپ علیہ السّلام نہایت معاملہ فہمی اور عدل و انصاف سے کام لیتے تھے۔

آپ علیہ السّلام کے اس وصف کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے:

وَ شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ۝۲۰ (سورۃ ص، آیت:20)

ترجمہ: اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کیا اور اُن کو حکمت عطا فرمائی اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔

حضرت داؤد علیہ السّلام کثرت عبادت اور نیکی کے کاموں میں اپنی مثال آپ تھے۔ بادشاہ ہونے کے باوجود آپ علیہ السّلام نہایت سادہ مزاج انسان تھے۔ آپ علیہ السّلام اپنے ہاتھ سے محنت کرتے اور روزی کماتے تھے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

کسی انسان کا بہترین رزق اس کے اپنے ہاتھ کی محنت سے کمایا ہوا رزق ہے اور بلا شبہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السّلام اپنے ہاتھ کی محنت سے روزی کماتے تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب البیوع، حدیث:2072)

فرمانِ مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت داؤد علیہ السّلام پر زبور کی قراءت بہت آسان کر دی گئی تھی۔ جب حضرت داؤد علیہ السّلام اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے ہی پوری زبور پڑھ لیتے۔ (صحیح بخاری: کتاب احادیث الانبیاء: 4713)

معجزات

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے ہاتھ میں لوہا اور فولاد موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ سخت

مشقت اور آلات کے بغیر آپ علیہ السّلام اس نرم لوہے سے زرہیں بنا لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو نہایت خوب صورت اور مترنم آواز عطا فرمائی تھی۔ جب آپ علیہ السّلام زبورِ مقدّس کی تلاوت کرتے یا اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان فرماتے تو انسان، پرندے اور پہاڑ بھی آپ علیہ السّلام کے ساتھ تلاوت اور حمد و ثنا میں شریک ہو جاتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

بے شک ہم نے پہاڑوں کو (ان کے لیے) مسخر کر دیا تھا وہ صبح و شام ان کے ساتھ (مل کر) تسبیح کرتے تھے۔

(سورۃ ص، آیت:18)

حضرت داؤد علیہ السّلام نے ستر (70) سال حکومت کی۔
آپ علیہ السّلام نے سو سال عمر پائی۔

حضرت داؤد علیہ السّلام کی زندگی سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ رزق حلال کمانے کے لیے جائز پیشہ اختیار کرنا انبیاءِ کرام علیہم السّلام وصالحین کا مقدّس طریقہ ہے۔ محنت، صبر، انصاف اور توکل علی اللہ اپنا کر انسان دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے جدِّ امجد ہیں:

الف۔ حضرت صالح علیہ السّلام　　ب۔ حضرت ہود علیہ السّلام
ج۔ حضرت لوط علیہ السّلام　　د۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام

ب۔ حضرت داؤد علیہ السّلام نے حکومت کی:

الف۔ 50 سال　　ب۔ 60 سال　　ج۔ 70 سال　　د۔ 80 سال

ج۔ حضرت داؤد علیہ السّلام نے عمر پائی:

الف۔ 90 سال　　ب۔ 100 سال　　ج۔ 110 سال　　د۔ 120 سال

د۔ حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل ہونے والی الہامی کتاب ہے:

الف۔ توراتِ مقدّس ب۔ زبورِ مقدّس ج۔ انجیلِ مقدّس د۔ قرآن مجید

ہ۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا:

الف۔ کوئلہ ب۔ لوہا ج۔ سونا د۔ پتھر

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو نبوّت کے ساتھ ________ بھی عطا فرمائی۔

ب۔ حضرت داؤد علیہ السّلام ________ کے کاموں میں اپنی مثال آپ تھے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو خوب صورت ________ عطا فرمائی تھی۔

د۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے ہاتھوں میں ________ نرم ہو جاتا تھا۔

ہ۔ رزق حلال کمانے کے لیے جائز پیشہ اختیار کرنا ________ کا طریقہ ہے۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کا تعارف لکھیں۔

ب۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کی کوئی سی دو خوبیاں لکھیں۔

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے معجزات لکھیں۔

ب۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کی زندگی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

ج۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے ساتھ تسبیح میں کون کون سی مخلوق شامل ہوتی تھی؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- حضرت داؤد علیہ السّلام کے معجزات کے بارے میں کمرا جماعت میں ہونے والے ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔
- قصص الانبیاء سے حضرت داؤد علیہ السّلام کے بارے میں مزید پڑھیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- حضرت داؤد علیہ السّلام کی ذاتی خصوصیات کے تناظر میں طلبہ کو حسن تلاوت کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت داؤد علیہ السّلام کے معجزات کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کریں۔

(2) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کی ولادت اور پرورش کے واقعات جان سکیں۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دعوت و تبلیغ، تعلیمات اور صفات کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات کے بارے میں جان سکیں۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام فلسطین کے علاقے "بیت اللحم" میں پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو آسمانی کتاب "انجیلِ مقدّس" عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا ایک لقب مسیح بھی آیا ہے۔

> **مزید جانیے!**
> حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا لقب "کلمۃ اللہ" اور "روح اللہ" ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کا نام حضرت مریم علیہا السّلام ہے۔ آپ عبادت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی فضیلت عطا فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی والدہ کی گود ہی میں لوگوں سے باتیں کیں۔

ارشادِ ربّانی ہے:

ترجمہ: وہ (بچہ) بول اٹھا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش (و) نافرمان نہیں بنایا۔ اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

(سورۃ مریم، آیت: 30-33)

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی دعوت کا آغاز تیس سال کی عمر میں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تلقین کی۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو جھوٹ، فریب، حسد اور بُغض جیسے برے اخلاق ترک کرنے کی تاکید کی۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو حلال و حرام کے بارے میں بھی بتایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جہاں بھی جاتے، لوگوں کو اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے رہے۔ اس طرح آپ علیہ السّلام کے پیروکاروں میں اضافہ ہونے لگا۔ یہ بات آپ علیہ السّلام کے مخالفین کے لیے ناقابل برداشت تھی۔ انھوں نے حکومتِ وقت کے ساتھ مل کر آپ علیہ السّلام کی جان لینے کی

> **یاد رکھیں!**
> جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لائے قرآن مجید میں ان کے لیے لفظ "حواری" استعمال ہوا ہے۔

کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو اپنی قدرت سے زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا۔

قرآن مجید میں ہے:

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۵۸﴾ (سورۃ النساء، آیت: 158)

ترجمہ: بلکہ اللہ نے اُنھیں اپنی طرف اُٹھالیا اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔ وہ قیامت کے نزدیک دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ زمین پر شریعتِ محمدی کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ آپ علیہ السّلام زمین پر اللہ تعالیٰ کا نظام نافذ کریں گے۔ دجّال اور اُس کے ساتھیوں کا خاتمہ کریں گے۔

معجزات

- آپ علیہ السّلام مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُڑنا شروع کر دیتا۔
- آپ علیہ السّلام پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے مریض کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفایاب کر دیتے۔
- اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ علیہ السّلام مُردوں کو زندہ کر دیتے۔
- آپ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو بتا دیتے تھے کہ وہ کیا کھا کر آئے ہیں اور اُن کے گھروں میں کیا کچھ موجود ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ آپ علیہ السّلام کی زندگی میں ہمارے لیے یہ نصیحت ہے کہ ہم دین کا کام اخلاص سے کریں اور مشکلات اور پریشانیوں سے ہرگز نہ گھبرائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی ہر حال میں مدد کرتا ہے اور انھیں کبھی بے یارومددگار نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ دین کی خاطر سختیاں برداشت کرتے ہیں، انھیں آخرت میں کامیابی ملے گی اور اپنے رب کی بارگاہ میں سرخرو ہوں گے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کا نام ہے:

الف۔ حضرت مریم علیہا السّلام　　ب۔ حضرت آسیہ علیہا السّلام
ج۔ حضرت ہاجرہ علیہا السّلام　　د۔ حضرت سارہ علیہا السّلام

ب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پیدا ہوئے:

الف۔ ایران میں　　ب۔ فلسطین میں　　ج۔ عراق میں　　د۔ ترکی میں

ج۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی دعوت کا آغاز کیا:

الف۔ پندرہ سال کی عمر میں　　ب۔ بیس سال کی عمر میں　　ج۔ پچیس سال کی عمر میں　　د۔ تیس سال کی عمر میں

د۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھیوں کو کہا گیا ہے:

الف۔ مہاجر ب۔ حواری ج۔ انصار د۔ صحابی

ہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا لقب ہے:

الف۔ روح اللہ ب۔ کلیم اللہ ج۔ خلیل اللہ د۔ ذبیح اللہ

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کا نام ______________ ہے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو آسمانی کتاب ______________ عطا کی۔

ج۔ دین کی خاطر سختیاں برداشت کرنے والوں کو ______________ میں کامیابی ملے گی۔

د۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو ______________ آسمانوں پر اُٹھالیا۔

ہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی والدہ کی گود میں لوگوں سے ______________ کیا۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کے تعارف میں دو جملے لکھیں۔

ب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کے بارے میں لکھیں۔

ج۔ لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی مخالفت کیوں کی؟

د۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی زندگی میں ہمارے لیے کیا نصیحت ہے؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے والدہ کی گود میں لوگوں سے کیا بات کی؟ ب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- کمرا جماعت میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے بارے میں منعقد ہونے والے ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔
- دنیا کے تین بڑے مذاہب کے نام اور عبادت گاہوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی ولادت، پرورش اور حالاتِ زندگی کے بارے میں سادہ اور آسان پیرائے میں سمجھائیں۔
- طلبہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات، دعوت وتبلیغ اور فتنہ دجال کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کریں۔
- طلبہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے لقب 'مسیح' کے بارے میں بتائیے کہ قرآن مجید میں کتنی مرتبہ آیا ہے اور اس کا معنیٰ کیا ہے۔

(3) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش، حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح، اولاد اور حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- آیت مباہلہ کے تناظر میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام و مرتبہ جان سکیں۔
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت، عدالت، اخلاق و عادات اور علمی فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کے لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت کے واقعات جان سکیں۔
- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات جان کر روزمرہ زندگی میں ان کو اپنا سکیں۔

مزید جانیے!

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ (سنن ترمذی، حدیث: 3723)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں۔ قبولِ اسلام کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر دس برس تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ بنو ہاشم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام حضرت ابو طالب اور والدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب حیدر، کنیت ابو تُراب اور ابوالحسن ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے مایہ ناز بیٹے عطا فرمائے، جنھیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے جنّتی نوجوانوں کے سردار قرار دیا۔

سیرت و کردار

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے حد سخی، فیاض اور ایثار کرنے والے تھے۔ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت و دیانت میں بے مثال تھے۔ شجاعت و بہادری اور سخاوت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے نمایاں خوبی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غزوات میں بہادری کے خوب جوہر دکھائے، جن میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار مکہ کے نامی گرامی سرداروں کو جہنم واصل کیا۔ غزوۂ خیبر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشہور یہودی سردار ''مرحب'' کو پہلے ہی وار میں قتل کر دیا تھا، جس کی وجہ سے یہودیوں کا مضبوط قلعہ ''ناعم'' فتح ہوا۔ اسی وجہ سے

فرمانِ مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ہوں۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث: 119)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "فاتح خیبر" اور "اسد اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کا شیر کہا جاتا ہے۔

فضائل

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتبِ وحی اور حافظِ قرآن تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی ہر آیت کے شانِ نزول کے بارے میں جانتے تھے۔ علم فقہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ تینوں خلفائے راشدین کے دَور میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) اور مجلس شوریٰ کے ممتاز رکن رہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار السابقون الاولون اور بیعتِ رضوان کرنے والے صحابہ میں بھی ہوتا ہے۔

9 ہجری میں نجران سے مسیحیوں کا ایک وفد مدینہ منورہ آیا۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے انھیں اسلام کی دعوت دی۔ دعوت قبول کرنے کی بجائے وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم سے بحث کرنے لگے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے انھیں کہا کہ اگر تمھیں میری باتوں میں کوئی شک ہے تو آؤ مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ قرآن مجید میں اس واقعے کا ذکر آیتِ مباہلہ میں یوں بیان کیا گیا ہے:

ترجمہ:
تو آپ فرما دیجیے آ جاؤ! ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفسوں کو پھر ہم گڑگڑا کر دُعا کریں پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ (سورۃ آل عمران، آیت: 61)

جاننے کی بات!

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ تعالیٰ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔
(صحیح مسلم، حدیث: 2404)

اگلی صبح نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم اپنے اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ مباہلے کے لیے میدان میں پہنچے۔ مسیحیوں کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم سے مباہلے کی جرأت نہ ہوئی اور انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم سے صلح کی درخواست کی جسے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالیا۔

خدمات

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ خلافت تقریباً چار سال نو ماہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور اندیشی اور حکمت عملی سے مدینہ منورہ میں امن قائم کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک کی حفاظت کے لیے کئی بڑی اور چھوٹی چھاؤنیاں قائم کیں۔ دریائے فرات پر ایک پل تعمیر کرایا۔ قلعے اور مساجد تعمیر

کرائیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال کی حفاظت کا اہتمام کیا۔ قاضیوں کو دینِ حق کے مطابق فیصلے کرنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل وانصاف سے متاثر ہو کر کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے علاقے فتح کیے اور اسلامی ریاست کو وسعت دی۔

شہادت

سن 40 ہجری 19 رمضان المبارک میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ عبدالرحمٰن بن ملجم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلوار کا وار کر کے زخمی کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 21 رمضان المبارک کو شہید ہوئے۔

مزید جانیے!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق کے شہر کُوفہ کو اپنا دارالخلافہ بنایا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرام گاہ عراق کے شہر نجف میں ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

ہمیں چاہیے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت کو سنواریں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں۔

دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمھاری میرے ساتھ نسبت ایسی ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث: 4416)

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق تھا:

الف۔ بنو اسد سے　　ب۔ بنو مخزوم سے　　ج۔ بنو ہاشم سے　　د۔ بنو تیم سے

ب۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے مضبوط قلعے کو فتح کیا:

الف۔ ناعم　　ب۔ قموص　　ج۔ صعب　　د۔ السلالم

ج۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ خلافت ہے:

الف۔ چار سال نو ماہ　　ب۔ پانچ سال نو ماہ　　ج۔ چھے سال نو ماہ　　د۔ سات سال نو ماہ

د۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پُل تعمیر کروایا:

الف۔ دریائے فرات پر　　ب۔ دریائے نیل پر　　ج۔ دریائے دجلہ پر　　د۔ دریائے جیحون پر

ہ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے:

الف۔ 21 محرم الحرام کو ب۔ 21 جمادی الاول کو ج۔ 21 رمضان المبارک کو د۔ 21 ذی القعدہ کو

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے ____________ خلیفہ ہیں۔

ب۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ____________ ہے۔

ج۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام ____________ ہے۔

د۔ قبولِ اسلام کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ____________ برس تھی۔

ہ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرام گاہ ____________ میں ہے۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی فضیلت لکھیں۔

ب۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے القابات تحریر کریں۔

ج۔ مباہلے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کون تھے؟

د۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ خیبر میں کیا کردار ادا کیا؟

ب۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- کمرا جماعت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی، اخلاق، سخاوت، شجاعت اور علمی فضیلت کے بارے میں ہونے والے ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔
- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کی کتاب سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کے واقعات پڑھیں اور اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل، علمی قابلیت اور خدمات کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کریں۔
- طلبہ کے درمیان ایک مباحثہ کروائیں جس سے طلبہ نہ صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی سے آشنا ہوں بلکہ ان پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات اور علمی فضیلت بھی واضح ہو جائے۔

(4) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے عظمت و کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- سبق میں دیے گئے صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات کے متعلق اجمالی طور پر جان سکیں۔
- اسلام کی اشاعت بالخصوص برصغیر میں صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی خدمات سے آگاہ ہو سکیں اور ان کی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔

صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کی مکمل پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت و تبلیغ ہے۔

اس مقصد کی تکمیل کے لیے انھوں نے دنیا کے طول و عرض میں اسلام پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حسنِ اخلاق، حسنِ عمل اور تبلیغِ دین کے نتیجے میں بے شمار بھٹکے ہوئے لوگ راہِ راست پر آئے اور کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

اس سبق میں ہم چند صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مختصر حالاتِ زندگی اور تعلیمات کے بارے میں پڑھیں گے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عظیم صوفیہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 470 ہجری میں ایران کے صوبے جیلان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالقادر، کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین، شیخ الاسلام اور تاج العارفین ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید حفظ کیا اور پھر دیگر اسلامی علوم حاصل کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دَور کے عظیم فقیہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور تصانیف مفاتیح الغیب اور غنیۃ الطالبین ہیں۔

یاد رکھیں!

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تھوڑی چیز پر خوش رہو اور اس پر قناعت کرو۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک لوگوں کی اصلاح کا کام سر انجام دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو تعلیم دی کہ خود کو اپنے رب کی اطاعت سے آراستہ کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 561 ہجری میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بغداد میں ہے۔

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے دَور کے اکابر صوفیہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فقہ اور تصوّف کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک صوفی شاعر کے طور پر مشہور ہوئے۔

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ 604 ہجری میں خراسان کے شہر بلخ میں پیدا ہوئے۔

جاننے کی بات!

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے عمل، کوشش اور محنت ضروری ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد اور لقب جلال الدین ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مولانا رومی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو میانہ روی اختیار کرنے اور غرور و تکبر سے دور رہنے کا درس دیا۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب کا نام "مثنوی معنوی" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً 68 برس کی عمر میں 672 ہجری میں ترکی کے شہر قونیہ میں وفات پائی اور وہیں پر دفن ہوئے۔

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہے۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ 1009ء میں افغانستان کے شہر غزنی کے قریب ہجویر میں پیدا ہوئے۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے بہت بڑے صوفی اور ولی اللہ تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو باعمل زندگی گزارنے کی ترغیب دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی اصلاح کے لیے بہت سی کتابیں لکھیں۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیفات "کشف المحجوب" اور "کشف الاسرار" ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1072ء میں لاہور میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار لاہور میں ہے۔

سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے بہت بڑے عالم دین، صوفی، محدث اور فقیہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 1171 ہجری میں سندھ کے ضلع خیر پور میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ خدمت خلق میں بسر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی روحانی اصلاح اور تربیت فرمائی۔

اہم معلومات!

سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں آداب المریدین، فارسی لغت جمع الجوامع، شرح اسماء الحسنیٰ اور مکاتیب شامل ہیں۔

شریعت اور سنّت کی تبلیغ کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سندھ کے علاوہ شمالی پنجاب، بلوچستان، رَن کچھ اور راجستھان تک کے سفر کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1234 ہجری کو 63 برس کی عمر میں وفات پائی۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا سن پیدائش ہے:

الف۔ 470 ہجری　　ب۔ 471 ہجری　　ج۔ 472 ہجری　　د۔ 473 ہجری

ب۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی اصلاح کا کام سرانجام دیا:

الف۔ 20 سال تک　　ب۔ 30 سال تک　　ج۔ 40 سال تک　　د۔ 50 سال تک

ج۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے:

الف۔ قونیہ میں　　ب۔ بلخ میں　　ج۔ بغداد میں　　د۔ دمشق میں

د۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے:

الف۔ ابوالحسن　　ب۔ ابوحذیفہ　　ج۔ ابومحمد　　د۔ ابوحمزہ

ہ۔ سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

الف۔ 1169 ہجری میں　　ب۔ 1170 ہجری میں　　ج۔ 1171 ہجری میں　　د۔ 1172 ہجری میں

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیھم نے دنیا کے دُور دراز علاقوں تک __________ پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ب۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دَور کے عظیم __________ تھے۔

ج۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو __________ اختیار کرنے کا درس دیا۔

د۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو __________ زندگی گزارنے کی ترغیب دی۔

ہ۔ سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ __________ میں بسر کیا۔

3- مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے نام لکھیں۔

ب۔ سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغِ دین کے لیے کن علاقوں کا سفر کیا؟

ج۔ حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی وجہِ شہرت لکھیں۔

د۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو کیا تعلیم دی؟

4- تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ کوئی سے دو صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیھما کے عظمت و کردار کے بارے میں تحریر کریں۔

ب۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیھم کی تعلیمات سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیھم کی تعلیمات کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- کمرا جماعت میں صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیھم کی زندگی کے بارے میں منعقد ہونے والے ایک ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیھم کے حالاتِ زندگی اور عظمت و کردار سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیھم کی تعلیمات اپنانے کی ترغیب دیں۔

باب ہفتم

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(1) حادثات سے بچنے کی تدابیر

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- انسانی جان و مال اور عزت کی حفاظت کی ضرورت و اہمیت کو جان سکیں۔
- ٹریفک قوانین کی پابندی اور تجاوزات سے اجتناب کرنے کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- عصرِ حاضر میں ناگہانی صورتوں میں اپنے تحفظ کی تدابیر سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے حادثات کی صورت میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

اسلام تکریمِ انسانیت کا دین ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کو امن اور برداشت کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک دوسرے کا احترام سکھاتا ہے۔ اسلام میں کسی انسانی جان کی قدر و قیمت اور حُرمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے بغیر کسی وجہ کے ایک فرد کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ دوسروں کو، زبان یا ہاتھ سے تکلیف پہنچانا، راستے میں رکاوٹ کھڑی کرنا، سڑک پر تیز رفتاری سے گاڑی چلانا، ٹریفک قوانین کا خیال نہ رکھنا اور غلط پارکنگ کرنا بھی انسانی جان کو تکلیف دینے کے برابر ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ ہمیں خود بھی ان مصائب سے بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی محفوظ رکھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جس نے کسی ایک جان کو بچایا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو بچا لیا۔ (سورۃ المائدۃ، آیت: 32)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انسانی جان کی حفاظت کے بارے میں فرمایا:

ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، حدیث: 3933)

زندگی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اس کی حفاظت کرنا فرض ہے۔ ہر وہ چیز جو انسانی جان کے لیے خطرے، نقصان یا ہلاکت کا باعث ہو۔ اسلام میں اُس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے مثلاً نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ جان کی حفاظت کے سلسلے میں قرآن مجید میں واضح ہدایات ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ (سورۃ البقرۃ، آیت: 195)

ترجمہ: اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔

جو شخص اپنی جان، مال اور عزت کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے، نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے شہید قرار دیا ہے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے انسانی جان کی حفاظت اور حادثات سے بچنے کے لیے بہترین تدابیر بیان فرمائیں۔مثلاً بیماری یا شدید سردی کے موسم میں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے وضو کی بجائے تیمم کی اجازت دی ہے۔

دینِ اسلام ناگہانی آفات کی صورت میں انسانی جان کے تحفظ کی ترغیب دیتا ہے۔ ناگہانی آفات میں سیلاب، زلزلہ، آندھی طوفان اور وباوغیرہ شامل ہیں۔ وبا پھیلنے کی صورت میں اہلِ علاقہ نہ تو وہاں سے ہجرت کریں اور نہ ہی کوئی اس علاقے میں داخل ہو۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

جب تم کسی علاقے میں وبا (طاعون) کے بارے میں سنو، تو اس میں نہ جاؤ اور اگر کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے اور تم اس میں ہو تو اس سے نہ نکلو۔ (صحیح بخاری: کتاب احادیث الانبیاء، حدیث: 3473)

ایک مسلمان کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگی کی بھی حفاظت کریں اور دوسروں کو بھی نقصان نہ پہنچائیں۔ اپنے آپ کو حادثات سے بچانے کے لیے درج ذیل تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

- جو چیزیں صحت کے لیے نقصان دہ ہیں، اُن سے اجتناب کریں۔
- سڑک پار کرتے ہوئے جلد بازی نہ کی جائے۔
- ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں اور دورانِ ڈرائیونگ تیز رفتاری سے اجتناب کیا جائے۔
- حادثے کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے۔
- راستوں میں رکاوٹیں کھڑی کر کے راستوں کو تنگ نہ کیا جائے اور تعمیرات کے دوران راستوں کو مسدود نہ کیا جائے۔
- زلزلے اور سیلاب کے موقع پر ضروری حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں۔
- وبا کی صورت میں ڈاکٹروں کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔
- بارش کے دنوں میں بجلی کے کھمبوں اور برقی آلات سے دور رہیں۔
- بجلی کی گری ہوئی تاروں کے قریب نہ جائیں۔
- سخت سردی اور سخت گرمی کے موسم میں لباس کے معاملے میں خصوصی احتیاط کی جائے۔
- گیس کے ہیٹر اور چولھے غیر ضروری طور پر کھلے نہ چھوڑیں۔

فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ

کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں نہ ابتداءً نہ بدلے کے طور پر۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، حدیث: 2340)

حادثات کے مواقع پر حکومت کے سب ادارے لوگوں کی جان و مال بچانے اور مصیبت زدہ لوگوں کو ہر طرح کی مدد پہنچانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اس موقع پر جو قانون یا ضابطے نافذ ہوں، ان پر عمل کریں۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور پرسکون رہنے کی کوشش کریں۔ متاثرین کو فوراً ابتدائی طبی امداد فراہم کریں محفوظ مقامات تک پہنچانے، کھانے پینے کی اشیا کی فراہمی اور عارضی رہائش مہیا کرنے کے انتظامات کریں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ زندگی کی حفاظت کرنا ہے:

الف۔ سنّت　ب۔ مستحب　ج۔ فرض　د۔ واجب

ب۔ نشہ آور چیزیں انسانی صحت کے لیے ہیں:

الف۔ مفید　ب۔ خطرناک　ج۔ علاج　د۔ خوراک

ج۔ جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ ہے:

الف۔ بہادر　ب۔ شہید　ج۔ بزدل　د۔ کمزور

د۔ تیمم کی اجازت ہے:

الف۔ بیماری میں　ب۔ صحت میں　ج۔ سفر میں　د۔ مصروفیت میں

ہ۔ حادثے کی صورت میں رجوع کیا جائے:

الف۔ ڈاکٹر سے　ب۔ وکیل سے　ج۔ جج سے　د۔ استاد سے

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اسلام تکریمِ انسانیت کا ______________ ہے۔

ب۔ زندگی اللہ تعالیٰ کی ______________ ہے۔

ج۔ دینِ اسلام ناگہانی آفات کی صورت میں انسانی جان کے ______________ کی ترغیب دیتا ہے۔

د۔ بارش کے دنوں میں ______________ سے دور رہیں۔

ہ۔ ناگہانی آفات کے موقع پر نافذ قانون پر ______________ ہونا چاہیے۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ اسلام میں کن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے؟

ب۔ نشہ آور چیزوں کے بارے میں اسلام نے کیا حکم دیا ہے؟

ج۔ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ زندگی کی حفاظت کے لیے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا اصول مقرر کیا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ انسانی جان و مال اور عزت کی حفاظت کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔

ب۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناگہانی آفات سے بچاؤ کی تدابیر تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ابتدائی طبی امداد اور حادثات سے بچنے کی تدابیر پر ایک خاکہ تیار کریں اور کمرا جماعت میں پیش کریں۔
- درج ذیل تصاویر کی مدد سے ابتدائی طبی امداد اور حادثات سے بچنے کی تدابیر پر ایک پوسٹر بنائیں۔

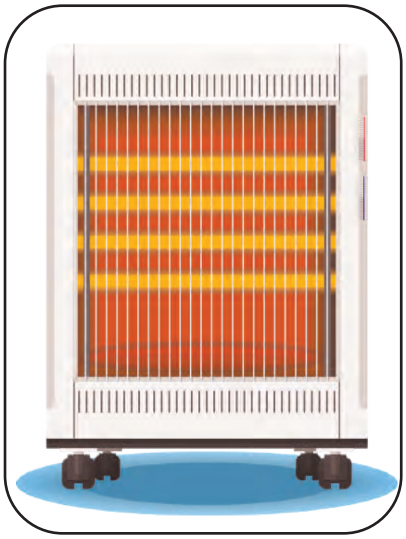

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو انسانی جان و مال کی عزت و حرمت کا معنی و مفہوم سادہ اور آسان پیرائے میں سمجھائیں۔
- طلبہ کو ٹریفک قوانین کی پابندی کے فائدوں اور تجاوزات کے خاتمے کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

(2) پودوں اور درختوں کی اہمیت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- پودوں اور درختوں کی اہمیت جان سکیں۔
- پودوں اور درختوں سے حاصل ہونے والے فوائد کو سمجھ سکیں۔
- پودوں اور درختوں کی حفاظت اور استعمال کے حوالے سے اسلامی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔
- ماحولیاتی تبدیلی میں پودوں اور درختوں کے کردار کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا جائزہ لے سکیں۔

پودے اور درخت انسانی زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر پودوں اور درختوں کا ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰ (سورۃ لقمان، آیت:10)

ترجمہ: پھر ہم نے اس (زمین) سے ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔

درخت اور پودے اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے درختوں اور پودوں کو زمین کا حسن اور اپنی رحمت قرار دیا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا تمھارے لیے اُس میں سے کچھ پینے کے لیے ہے اور اسی سے درخت (اُگتے ہیں) جن میں تم (جانور) چراتے ہو۔ (سورۃ النحل، آیت:10)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پودوں اور درختوں کی مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے۔ اور انسانوں کے لیے اُن کے فائدے بھی بیان کیے ہیں۔ درخت اور پودے نہ صرف ہوا میں موجود آلودگی کو اپنے اندر جذب کر کے اسے صاف شفاف بناتے ہیں بلکہ درجۂ حرارت میں کمی بھی لاتے ہیں اور ماحول کو خوش گوار بناتے ہیں۔ نباتات سے انسان اور حیوان اپنی غذائی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ درختوں پر چرند پرند اور کئی حیوانات اپنے مسکن بناتے ہیں۔

یاد رکھیں!
شجر کاری سے زمین کے کٹاؤ اور لینڈ سلائیڈنگ میں کمی واقع ہوتی ہے۔

اسی طرح نباتات سے کئی قسم کی دوائیں بھی بنائی جاتی ہیں۔ ان کی لکڑی سے گھر، فرنیچر کا سامان اور حرارت و روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ شدید گرمی میں چھاؤں اور شدید سردی میں حرارت و روشنی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی یہی درخت ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر زمین سے درخت اور پودے ناپید ہو جائیں تو زندگی کا وجود بھی ختم ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام نے شجر کاری کو بہترین خدمت اور صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جو مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اس میں سے جو پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔ (صحیح بخاری، کتاب المزارعۃ، حدیث:2320)

درخت اور پودے لگانا سنّتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے۔نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دست مبارک سے کھجور کے پودے لگائے اور اپنی امت کو بھی شجر کاری کی تلقین فرمائی۔

ایک اور موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسی زمین کو کاشت کرنے کی ترغیب فرمائی جو کسی کے استعمال میں نہ ہو یا بنجر ہو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جس کے پاس زمین ہو، اسے اس زمین میں کاشت کاری کرنی چاہیے، اگر وہ خود کاشت نہ کرسکتا ہو تو اپنے کسی مسلمان بھائی کو دے، تاکہ وہ کاشت کرے۔ (صحیح مسلم: کتاب البیوع، حدیث:1544)

فرمانِ مُصطفٰی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

اگر تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو اور قیامت آجائے تو اس سے پہلے تم وہ پودا ضرور لگاؤ۔(مسند احمد، حدیث:12777)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیم کا ہی نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم صدقے کی نیت سے شجر کاری کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔قرآن مجید و احادیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں درختوں کو بلا وجہ کاٹنے کی مذمت فرمائی گئی ہے۔

درج بالا قرآنی آیات و احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ شجر کاری نیکی اور ثواب کا کام ہے۔اس میں دین و دنیا کے لیے بے شمار فوائد ہیں۔پچھلے کچھ سالوں سے ہماری زمین کا درجۂ حرارت تیزی سے بڑھ رہا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ زیادہ سنگین ہوتا جا رہا ہے۔موجودہ دَور میں عالمی حرارت کا مسئلہ سنگین صورت حال اختیار کرتا جا رہا ہے۔اس مسئلے سے بچنے اور دیگر فوائد حاصل کرنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ ان کی حفاظت اور دیکھ بھال کریں۔ اپنے اردگرد موجود لوگوں میں شجر کاری کا شعور بیدار کریں۔موسمیاتی تبدیلیوں سے محفوظ رہنے اور ماحول کو بہتر بنانے کے لیے پورا سال شجر کاری کا کام جاری رکھیں۔ درخت اور پودے لگانا ایک اہم دینی و قومی فریضہ ہے۔ہمیں چاہیے کہ خود بھی نیکیاں کمائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سرسبز و شاداب پودوں اور درختوں کا انسانی جسم و ذہن پر اچھا اثر پڑتا ہے اور ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ شجر کاری کا مطلب ہے:

الف۔ درخت لگانا ب۔ صفائی کرنا ج۔ پانی پلانا د۔ پانی بچانا

ب۔ درخت اور پودے کمی لاتے ہیں:

الف۔ آکسیجن میں ب۔ معدنیات میں ج۔ درجہ حرارت میں د۔ آبی بخارات میں

ج۔ شجر کاری سے زمین میں کمی واقع ہوتی ہے:

الف۔ سیم و تھور میں ب۔ زرخیزی میں ج۔ کٹاؤ میں د۔ معدنیات میں

د۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھ سے درخت لگائے:

الف۔ زیتون کے ب۔ کھجور کے ج۔ ناریل کے د۔ انجیر کے

ہ۔ دین اسلام نے شجر کاری کو قرار دیا ہے:

الف۔ بہترین تجارت ب۔ بہترین مال ج۔ بہترین فریضہ د۔ بہترین صدقہ

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ درخت اور پودے اللہ تعالیٰ کے ________ میں سے ایک ہیں۔

ب۔ درختوں پر چرند پرند اور کئی حیوانات اپنے ________ بناتے ہیں۔

ج۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے درختوں اور پودوں کی ________ تلقین فرمائی ہے۔

د۔ درخت اور پودے ہوا میں موجود ________ کو اپنے اندر جذب کر کے صاف بناتے ہیں۔

ہ۔ حدیث میں درختوں کو بلا وجہ کاٹنے کی ________ بیان فرمائی گئی ہے۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

الف۔ شجر کاری کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ حیوانات اور چرند پرند کے لیے درخت کیا اہمیت رکھتے ہیں؟

ج۔ شجر کاری کے تین فائدے لکھیں۔

د۔ عالمی حرارت کے مسئلے سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

4۔ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

الف۔ قرآن وسنّت کی روشنی میں شجر کاری کی اہمیت تحریر کریں۔

ب۔ شجر کاری کے بارے میں اُسوۂ حسنہ سے مثالیں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اپنے اسکول اور محلے میں کسی شجر کاری مہم میں حصہ لیں۔ اپنے حصے کا پودا لگائیں اور اس کی دیکھ بھال کا انتظام کریں۔
- ”دورِ حاضر میں شجر کاری کی اہمیت“ کے موضوع پر کمرا جماعت میں منعقد ہونے والے تقریری مقابلے میں حصہ لیں۔
- اساتذۂ کرام/ والدین سے عالمی حرارت کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

برائے اساتذۂ کرام

- طلبہ کو ماحول دوست درختوں اور نباتات کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو پودوں اور درختوں کی اہمیت سمجھائیں۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے شجر کاری کی ترغیب دلائیں۔

فرہنگ

باب اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الف: حفظ و ناظرہ قرآن مجید

الفاظ	معانی
بابرکت	برکت والی
قواعد	اصول، بنیادیں
سفارش	شفاعت۔ کسی کی بھلائی کے لیے اچھی بات کہنا

ب: حِفظِ قرآن مجید

الفاظ	معانی
حفظ کرنا	یاد کرنا
فضیلت	اہمیت
شر	برائی

ج: حفظ و ترجمہ

الفاظ	معانی
روزِ جزا	بدلے کا دن
گمراہ	بھٹکا ہوا
قولی	کہی ہوئی بات
فعلی	کیا ہوا کام
مستحق	حق دار

د: حدیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الفاظ	معانی
حیا	شرم
محروم	روکا گیا۔ حرام کیا ہوا
متفق	جس پر اتفاق ہو
قطع	توڑنا

ہ: دعائیں (زبانی)

الفاظ	معانی
تابع	فرماں بردار۔ تحت
بھروسا	اعتبار

باب دوم: ایمانیات و عبادات

الف: ایمانیات

1: آخرت

الفاظ	معانی
عارضی	غیر مستقل
ابدی	ہمیشہ۔ جس کی کوئی انتہا نہ ہو
آزمائش	امتحان
میسر	دستیاب
اجتناب	پرہیز

2: ختمِ نبوّت اور اطاعت رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الفاظ	معانی
دعویٰ	مدعا۔ خواہش۔ درخواست
خارج	نکالا ہوا
نجات	رہائی
خوشنودی	رضا۔ خوشی
ناگزیر	ضروری

ب: عبادات

1: زکوٰۃ

الفاظ	معانی
تجارت	اشیا کی خرید و فروخت
قرضِ حسنہ	اچھا قرض

الفاظ	معانی
قرب	نزدیکی
فلاح و بہبود	بھلائی
خوش حالی	آسودگی
مستحکم	مضبوط

2: جمعۃ المبارک کی فضیلت

الفاظ	معانی
غافل	بے پروا
آگاہی	واقفیت
اصلاح	درستی
صف	قطار
ترک	چھوڑ دیا

3: عیدین

الفاظ	معانی
عقیدت	احترام
مسکین	مفلس۔ عاجز
نادار	غریب
خلوص	سچائی کے ساتھ۔ حقیقی محبت
دریغ	رک جانا
اقامت	پڑاؤ۔ وہ کلمات جو نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت پکارے جاتے ہیں۔
نمود و نمائش	دکھاوا
اسراف	بے جا خرچ

1: معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

الفاظ	معانی
انتقال	منتقلی۔وفات
مشاہدہ	دیکھنا۔نظارہ کرنا۔تجربہ۔غوروخوض کرنا
امامت	امام کا منصب۔خلافت
طواف	گردش۔چکر لگانا
تصدیق	سچ کا اعتراف کرنا
معجزہ	عاجز کرنے والا۔کرشمہ۔کرامت
عظمت	بلندی۔بڑائی

2: بیعتِ عُقبہ اُولیٰ وثانیہ

الفاظ	معانی
اولیٰ	پہلی
ثانیہ	دوسری
بہتان	الزام
خیانت	امانت میں چوری کرنا۔بد دیانتی
معلم	استاد
کنارہ کش ہونا	پیچھے ہٹ جانا
مؤثّر	پراثر
نقیب	کسی قوم یا گروہ کا سردار۔سربراہ
پیش خیمہ	پہلے پیش آنے والی حالت

3: ہجرتِ مدینہ

الفاظ	معانی
پریشان کن	پریشان کردینے والی حالت
رفیق	ساتھی
معاون	مددگار

الفاظ	معانی
برہم	ناراض
شرف	عزت
اشاعت	پھیلانا

4: مواخاتِ مدینہ

الفاظ	معانی
ذریعۂ معاش	روزگار حاصل کرنے کا وسیلہ
اخوت	بھائی چارہ
دکھ درد	غم۔تکلیف
گہوارہ	پرورش گاہ
پختہ	مضبوط
حکمت ودانائی	عقل مندی۔ہوشیاری۔بزرگی
عظیم	بڑا
ایثار	قربانی
عزت وتکریم	عزت واحترام

5: مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

الفاظ	معانی
ملکیت	مالک ہونا۔وہ مال یا جائیداد کسی جو کے قبضے میں ہو
درجہ	مقام
متصل	جڑا ہوا
ستون	رکن۔کھمبا
زیارت	کسی متبرک چیز یا مقام کو دیکھنا۔دیدار کرنا
چبوترہ	اونچی جگہ
مامور	فائز۔مقرر کیا گیا
مشاورت	مشورہ کرنا
نشرواشاعت	پھیلانا
توسیع	کشادگی۔کھلا کرنا

6: میثاقِ مدینہ

الفاظ	معانی
یکسر	ایک دم
معاہدہ	وعدہ
حمایت	مدد
عمل پیرا	کسی بات پر عمل کرنے والا
مظلوم	جس پر ظلم کیا گیا ہو
فریقین	فریق کی جمع۔ گروہ۔فرقہ
امن وامان	سکون
پائیدار	مضبوط
اُمت	قوم
واحدہ	ایک
مشعلِ راہ	راستہ دکھانا

7: غزواتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

الفاظ	معانی
ناپاک	گندا
صرف کرنا	خرچ کرنا
معرکہ	جھگڑا۔ معاملہ۔مقابلہ
سازوسامان	دفاعی ہتھیار
لیس	ہتھیاروں سے آراستہ
جذبۂ ایمانی	ایمان کے جذبے سے سرشار
سرشار	لبریز۔بھرا ہوا
پڑاؤ	ٹھکانہ۔قیام
مالِ غنیمت	دشمن کا مال جو لڑائی کے بعد ہاتھ آئے
عبور کرنا	پار کرنا

الفاظ	معانی
غیبی مدد	اللہ تعالیٰ کی مدد
مساوات	برابری
عفوودرگزر	معاف کرنا
انحصار	دارومدار
استقامت	ڈٹے رہنا
ثابت قدمی	پختہ عزم

باب چہارم: اخلاق وآداب

1: رواداری

الفاظ	معانی
عقائد	عقیدہ کی جمع۔یقین۔گرہ اور گانٹھ
درس	سبق
معاہدہ	جس سے عہد کیا گیا ہو
جبر	زبردستی
احترام	عزت
حسنہ	بہترین

2: عفوودرگزر اور رحم دلی

الفاظ	معانی
کوتاہی	غلطی
سراپا رحمت	سر سے لے کر پاؤں تک رحمت
کراہنا	تکلیف سے آواز نکالنا
لرزنا	کانپنا
نظرانداز	پس پشت ڈالنا۔چشم پوشی کرنا

3: کفایت شعاری

الفاظ	معانی
حدودوقیود	دائرہ کار۔پابندیاں
اُکسانا	اُبھارنا
میانہ روی	زیادتی اور کمی سے بچنا، درمیانہ راستہ
اعتدال	توازن۔درمیانہ راستہ
محتاج	ضرورت مند
بخل	کنجوسی کرنا
تنگ دست	مفلس۔نادار۔غریب آدمی

باب پنجم: حسنِ معاملات اور معاشرت

1: ایفائے عہد

الفاظ	معانی
وعدہ خلافی	وعدہ توڑنا
قول	بات
قرار	وعدہ
جکڑے ہوئے	بندھے ہوئے

2: اسلامی اخوت

الفاظ	معانی
غیرمہذب	جس کو سلیقہ نہ ہو
شاندار نمونہ	بے مثال
مانند	کی طرح۔مثال
تفریق	فرق کرنا
بے نیاز	بے پروا۔جو کسی شخص کا محتاج نہ ہو
تکریم	عزت
خیرخواہی	بھلائی

3: چغل خوری

الفاظ	معانی
وعید	خبردار۔دھمکی۔عذاب کا وعدہ
تائید	ہامی بھرنا۔تقویت۔طرف داری
بغض	دشمنی۔کینہ

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

1: حضرت داؤد علیہ السّلام

الفاظ	معانی
برگزیدہ	بزرگ
سلطنت	ریاست
توکل	بھروسا
مقدس	پاکیزہ
قراءت	تلاوت کرنا
زین کسنا	گھوڑے کو سواری کے لیے تیار کرنا
مترنم آواز	سریلی آواز
حمدوتسبیح	اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا اور بڑائی بیان کرنا
صالحین	نیک لوگ

2: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

الفاظ	معانی
ابن مریم	مریم کا بیٹا
فضیلت	بڑائی۔بزرگی
تلقین	نصیحت
حسد	نفرت۔کینہ
فریب	دھوکا
پیروکار	پیروی کرنے والا

الفاظ	معانی
سازش	کسی کے خلاف خفیہ تدبیر
مخالف	دشمن
نافذ	جاری کرنا
بے یارومددگار	تنہا
سرخرو	کامیاب۔ بامراد

3: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	معانی
حیدر	شیر
سخی	دل کھول کر خرچ کرنے والا
فیاض	فراخ دل
شجاعت	بہادری
نمایاں	الگ۔خاص۔اہم
جوہر دکھانا	ہنر یا کمال دکھانا
جہنم واصل کرنا	شکست دینا۔ نیست ونابود کردیا
کاتبینِ وحی	وحی لکھنے والے
ممتاز	نمایاں
السابقون الاولون	سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے
مباہلہ	فریقین کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑتے ہوئے دعا کرنا کہ جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو
دوراندیش	عقل مندی۔ہوشیاری
چھاؤنیاں	فوج کے پڑاؤ کی جگہ۔لشکرگاہ
نقشِ قدم	پاؤں کے نشان
ہمہ وقت	ہر وقت

4: صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

الفاظ	معانی
رضا	خوشنودی
اصلاح	درستی کرنا۔درست راستے پر ڈالنا
آراستہ	سجانا
قناعت	تھوڑی چیز پر راضی ہوجانا
تکمیل	مکمل کرنا
فقیہ	فقہ کا علم رکھنے والا
بھٹکے ہوئے	گمراہ۔راستے سے ہٹے ہوئے
خدمتِ خلق	اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا
مُحدِّث	حدیث کا علم رکھنے والا

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

1: حادثات سے بچنے کی تدابیر

الفاظ	معانی
تکریم انسانیت	انسانوں کی عزت
ہلاکت	تباہی
قدروقیمت	اہمیت۔عزت۔طاقت
حرمت	عزت وآبرو
مترادف	ہم معانی
ناگہانی آفات	اچانک پیش آنے والی صورتِ حال
برقی آلات	بجلی سے چلنے والے آلات
ترغیب	تلقین
وبا	پھیلنے والی بیماری
ضابطے	اصول۔قاعدے۔قوانین
طبی امداد	حادثے کی صورت میں پہنچائی جانے والی فوری مدد

2: پودوں اور درختوں کی اہمیت

الفاظ	معانی
شفاف	صاف
ناپید	غائب
شجرکاری	درخت لگانا
چوپایہ	چار پاؤں والا۔جانور
اہتمام	انتظام
مذمت	ناپسندیدہ کام۔برا بھلا کہنا
سنگین	سخت
بیدار کرنا	جگانا